الحمد للہ

رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

١٣١٢ھ

مصنفہ حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی

جسمیں پیشوائے وہابیہ و نیز وہابیہ غیر مقلدین کے اقوال
ضلال کا کلمات کفریہ ہونا تصریحات ائمہ معتمدین وعلمائے
دین سے ثابت فرمایا پھر بھی تکلمین کا مسلک فرمایا ہے کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر
نہیں کرتے

سل السیوف الہندیہ میں انکے سات کفریات ذکر فرمائے تھے
اسمیں ستر بیان میں آئے

مع رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی

صمصام سنیت بگلوئے نجدیت

١٣١٦ھ

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبدالوحید صاحب
حنفی فردوسی عظیم آبادی دام بالایادی
جسمیں پیشوائے وہابیہ کے سات کفریات سے بعض ...

حسب فرمائش مجلس علمائے اہلسنت

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں چھپا

بار دوم بہتر از اول — ١٠٠٠ جلد — قیمت مع محصول ٢؍

ماہ جمادی الآخرہ ١٣٢٦ھ

فہرست مضامین رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

صفحہ	مضمون
۳ تا ۹	خطبہ مع شرح مشتملہ آیات ایمانیہ
۱۰	آدمی کو صرف کلمہ گوئی مسلمان ہونے کیلئے کافی نہین
۱۰	خود امام وہابیہ کے اقرار سے وہابیہ و امام کے سب کا کافر ہونا۔
۱۱	کفریات امام وہابیہ کا شمار
″	کفریہ ۱ اپنے اقرار سے کافر ہونا۔
۱۲	کفریہ ۲ تمام امت کو کافر بتانا۔
″	کفریہ ۳ کہ اللہ تعالے جاہل ہے علم حاصل کر سکتا ہے
″	کفریہ ۴ علم الٰہی قدیم نہین
۱۳	کفریہ ۵ کہ اللہ تعالی کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا گمراہی ہے
۱۴	کفریہ ۶ اللہ تعالی بندون سے چھپا چھپا کر جھوٹ بول لے تو کچھ حرج نہین
۱۵	کفریہ ۷ کہ اللہ تعالی کا سونا کھانا پینا مرنا سب ممکن ہے۔
″	کفریہ ۸ اللہ تعالی کا جھوٹا ہونا کچھ دور نہین
۱۶	کفریہ ۹ کہ اللہ تعالی مین عیب آسکتے ہین
″	کفریہ ۱۰ کہ اللہ تعالی کی صفتین حادث و مخلوق ہین
″	کفریہ ۱۱ تا ۱۹ کہ اللہ تعالی کی جورو بیٹا وغیرہ سب ممکن ہین

صفحہ	مضمون
۱۷	کفریہ ۲۰ و ۲۱ امام وہابیہ کے مرشد کا خدا سے ہاتھ ملا کر باتین کرنا۔
۱۹	کفریہ ۲۲ برا اصول وہابیہ کہ پیر کو خدا سے جدا مقصود بالذات بنایا۔
″	کفریہ ۲۳ کہ رسولون کو ماننا محض خبط ہے۔
۲۱	کفریہ ۲۴ غیر انبیا کو کھلم کھلا نبی بنانا۔
۲۴	اپنے پیر کو نبی بنا دینے کے منصوبے۔
۲۷	کفریہ ۲۵ نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان مین عظیم گستاخی کہ معاذ اللہ وہ مر کر مٹی مین مل گئے
۲۸	کفریہ ۲۶ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو نکارے لوگ بتانا۔
۲۹	کفریہ ۲۷ معاذ اللہ انھین چوہڑ چمار کہنا۔
۳۴	کفریہ ۲۸ و ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو صریح شدید گالی دینا۔
۳۵	امام وہابیہ کے طور پر نماز و تلاوت قرآن سب شرک ہے
۳۶	نواب صدیق حسن خان شوہر بھوپال کے تین پیارے شرک
۴۰	امام وہابیہ نے کفریات کے سات تکملے طیار کیے۔
۴۱	کفریہ ۳۰ امام وہابیہ کا قرآن عظیم کو صاف جھٹلانا (باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم

الحمد للہ اثبات ضلالت وہابیہ مین یہ مبارک رسالہ جسمین
انکے پیشوا کی کتابون سے اوسکے اقوال و کتب ائمہ علما سے
اوسپر حکم کفر وضلال بہ نشان صفحات ہین مسمّی بنام تاریخی



از تصانیف جلیلہ و تحقیقات انیقہ و تالیفات فاخرہ
مجدد مائۃ حاضرہ حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا
مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی دام فیضہم القوی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالیٰ ۲۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاوے والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ مین کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہین جس مسلمان کو مقلد دیکھین اوسے مشرک بتاتے ہین دہلوی اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق وغیرہا دہلوی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اُسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہین ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ شاھدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ لا بجنانکم ولسانکم فجعل تعظیمہ وتوقیرہ وتعزیزہ وتعزیرہ ھو الرکن الرکین لدین کم الحق وایمانکم

۵ یہ خطبہ قرآنی آیتون اور ایمانی ہدایتون پر مشتمل ہے بغرض فائدہ کے لیے اون آیات اور زبان اردو مین ان ہدایات کیطرف اشارہ مناسب آیت اولی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا ۵ بیشک ہمنے تمھین بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اوسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال واقوال واعمال واحوال ان کے سامنے ہون طبرانی کی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اوٹھا لی تو مین دیکھ رہا ہون اوسے اور جو کچھ اوسمین قیامت تک ہونیوالا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ ۵۲ آیت ۲ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ یہ رسول کا بھیجنا کسلیے ہے خود فرماتا ہے اسلیے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم مین کلام کرے اصل مقصد رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۱

عرفی تورید بن معین ۱۲ منہ

وحرم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون بخسرانکم. و جعل طاعته طاعته وبیعته بیعته فان بایعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم ید رحمانکم. و قرن اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء

ملہ آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ۰

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اوسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہو امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ملہ آیت ۴ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے رسول کی اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی ۱۲ ملہ آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ۱۲ ملہ اللہ عزوجل نے بیشمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس کے ملا کہیں اصل شان اپنی تھی اسمیں حبیب صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تھا اُن کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں اسیکے بیان میں ہیں مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ ملہ آیت ۶ اغنٰہم اللہ ورسوله من فضله انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والایتاء ورجاء العطاء والتقدیم والقضاء والمحادة والارضاء

آیت ۷ ولو انهم رضوا ما اتٰهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله
سیؤتینا الله من فضله ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اُسپر جو اُنھیں
دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہی ہمیں اللہ اپنے
فضل سے اور اوسکا رسول ۱۲ آیت ۸ یا یها الذین اٰمنوا لا تقدموا بین
یدی الله ورسوله اے ایمان والو اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ آیت ۹
ماکان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة
من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا ۰ نہیں پہنچتا
کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ ورسول کوئی بات اون کے معاملے مین ٹھہرا دین تو
اُنھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا وہ صریح گمراہ ہو بھٹک کر ۱۲
آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الاخر یوادون
من حاد الله ورسوله ولو کانوا اٰباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم
تو نہ پائیگا اونھیں جو ایمان لاتے ہین اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کرین اللہ ورسول کے
مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہون ۱۲ آیت ۱۱ والله ورسوله
احق ان یرضوه ان کانوا مؤمنین ۰ الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله
فان له نار جهنم خالدا فیها ذلك الخزی العظیم ۰ اللہ ورسول زیادہ مستحق
ہین اسکے کہ یہ لوگ اُنھیں راضی کرین اگر ایمان رکھتے ہین کیا اُنھیں خبر نہین کہ جو مقابلہ کرے اللہ
ورسول سے تو اُسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جسمین ہمیشہ رہیگا اور یہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنهی والایذاء فی قرآنکم ورفع شانه وعظم مکانه فقرر امره
عن سمعهم عنه الا فما کان لیؤذن بمینانکم لا تجعلوا النبی
کالدار والدرهم کالمسک ثم تجعلون الشریف کدیجانکم
فمن هداکم بکلماته لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم
کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطان نکم
وقال للذین ارسلوا السنتهم فی شانه العظیم

ل۱ آیت ۱۲ اذا نصحوا للہ ورسولہ جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ ۱۲ ل۲ آیت ۱۳ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور رسول کو اللہ نے اون پر لعنت کی دنیا و آخرت مین اور اُن کے لیے طیار کر رکھی ذلت کی مار یہ معاملہ خاص حبیب کا ہی اللہ کو کون ایذا دیسکتا ہی مگر وہان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے وہی ساتھ قرار پاتا ہی ۱۲ ل۳ یعنی جب تم خود کنکر کو موتی خون کو مشک بھس کو پھول کی طرح نہین سمجھتے تو رسول کے معاملے کا اوپر کیا قیاس کرتے ہو یہان تو کوئی نسبت ہی نہین ہوسکتی جب کے ابن مکرم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین لا تقیسونی باحد و لا تقیسوا علی احدا مجھی کسی پر قیاس نکرو نہ کسیکو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر ۱۲ ل۴ آیت ۱۴ ہی کہ رسول کا پکارنا اپنے مین ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے مین باپ اور مولی اور بادشاہ سب آگئے اسلیے علما فرماتے ہین نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہی اگر روایت مین مثلا یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین مین دیکھیے ۱۲ منہ

سلم
ابا للہ وایتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن ○ لاتعتذروا قد

لہ یہ آیت ۵ ا ہجری غزوہ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیہ مین نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہو عذر کرنیلگے اور بولے ہم تو یونہین آپس مین ہنسنے تھے اللہ تعالے نے فرمایا قل ایا للہ وایتہ ورسولہ الآیہ اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اسکی آیتون اور اسکے رسول کے معاملے مین ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر **اقول** اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے **اول** یہ کہ جو رسول کی شان مین گستاخی کرے وہ کافر ہوجاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوے رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی **دوم** یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہین کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اوسکے دل مین کفر ہونا معلوم نہین تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہین محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل مین گستاخی کا معتقد نہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل وسخریہ ہے اور اسی پر رب العزۃ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سامنطق بالکفر طوعا مین ہے **سوم** کھلے ہوئے لفظون مین عذر وتاویل مسموع نہین آیت فرما چکی کہ حیلہ نہ گڑھو تم کافر ہو گئے **تنبیہ** یہان اللہ عزوجل نے انھین کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہان ان کے کفر سابق ومخفی کی بحث نہین کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہین وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

کفرتم بعد ایمانکم یٰایھا المنافقون المردۃ الفاسقون الکبیر ان مدح الرسول لیمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء

سلہ نفاق دو قسم ہے عقیدی و عملی نفاق عملی کے بیان مین فقیر نے ایک رسالہ جامعہ مسمے بہ انباء الحذاق بمسالک النفاق لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ عزیزہ سے اوسکے وجوہ وصور کو ظاہر کیا جو اُس رسالے کے غیر مین مجموعا نہ ملینگے وہان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجئے ۱۲ منہ

سلہ اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو نقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اُسمین بھی کمی کرو انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ سلہ قال اللہ تعالے قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایٰت ان کنتم تعقلون ۰ ھانتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتٰب کلہ واذا لقوکم قالوا اٰمنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۰ ظاہر ہوچکی ہے دشمنی اُن کی باتون سے اور وہ جو اُن کے دلون مین دبی ہے اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرمادین تمھارے لیے نشانیان اگر تمھین سمجھ ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو اُنھین چاہتے ہو اور وہ تمھین نہین چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تمسے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم مسلمان ہین جب تنہا ہوتے ہین تو تمپر غصے مین اپنی انگلیان چباتے ہین تو فرمادے مرجاؤ گھٹ گھٹ کر خدا خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بخار کیساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہین دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتون سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

من افواهکم وما تخفی صدورکم اکبر واللہ مخرج اضغانکم استحوذ
علیکم الشیطن فانساکم ذکر اللہ وتعظیم الرسول وقد نطق القرآن
بخذلانکم وارداف کم الشیطن تقطا من شینه وتاء کم
التدویر من دائرة تقویة الایمان فی تفویت
ایمانکم ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیه
حتی یمیز الخبیث من الطیب وما اللہ بغافل عن کفرانکم
فلا ورب محمد لا تؤمنون حتی یکون احب الیکم من
والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین جسمانکم
صلی اللہ تعالی وبارک وسلم علیه وعلی اٰله الکرام وصحبه
العظام وخادمی سنته القیام برد زیغکم وطغیانکم
ورهاحبه الصادق فی غایة الاعظام وادامة ذکره الی یوم
القیام وان کان فیه رغم انوفکم واسخان اعیانکم آمین
یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالی
علی سیدنا ومولانا محمد واٰله وصحبه اجمعین

سله قال اللہ تعالی استحوذ علیهم الشیطن فانساهم ذکر اللہ اولئک
حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسرون ۵ غالب آگیا اون پر شیطان سو
بھلا دی اُن کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہین سنلو شیطان ہی کے گروہ نقصان مین ہین تیکا
مدینه طیبه نے وہابیہ کے حق مین یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری میں انکا قرن الشیطان ثابت ۱۲ منه

بلاشبہہ وہابیہ مذکورین اور اون کے پیشواے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم
اور حسب تصریحات جماہیر فقہاے کرام اصحاب فتاوی اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک
المنعام ہر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اونکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور اون کو نافع
نہین ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہین ہوتا
جب کہ اوسکا قول یا فعل اوسکے دعوے کا مکذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ بھی ادا کرے بااینہمہ خدا اور رسول کی باتین جھٹلائے یا خدا
و رسول و قرآن کی جناب مین گستاخیان کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدہ مین
گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوسکے کام آسکتا ہی
ہرگز نہین ہم ابھی حاشیہ خطبہ مین یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے **درمختار**
مطبع ہاشمی صفحہ ۳۱۸ لواتی بہما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یتبرأ ترجمہ
اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دیگا جب تک اپنی اوس کفری بات سے توبہ نہ کرے
انکے مذہبی عقیدون ان کے پیشواے مذہب کی کتابون مین بکثرت کلمات کفریہ ہین جنکی
تفصیل کو دفتر درکار اور خود انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین درج ہے لوگ
معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہین اپنے اور
اپنے سب پیروون کے ظلم کھلا کافر ہونیکا صاف اقرار کیا ہی مین پہلے انکا وہ **اقراری**
کفر نقل کرون پھر بطور نمونہ صرف **ستر کفریات** ان کے اور لکھون **رسول اللہ**
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
نہوگا جب تک لات و عزی کی پھر پرستش نہو اور وہ یون ہو گی کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ
ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانونکو اٹھا لیگی جسکے دلمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا

وہ اُٹھا لیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر رہجا ئینگے پھر ہنوگی پوجا بدستور جاری ہوجائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۲ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی
اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمین ہوگا
ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہجا ئینگے وہی لوگ کہ جن مین کچھ بھلائی نہین ہو
پھر جاوینگے اپنے باپ دادون کے دین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی
صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے
بعد آئیگی تقویۃ الایمان مین حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اوسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵
نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کریگا اسکو پھر بھیجیگا
اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دلمین ذرہ بھر
ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اوسکو یا اینہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا
سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح
کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبون وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے
کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی اور کچھ پروا نہ کی
کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمین رائی برابر
بھی ایمان تھا مر گیا یعنی تمام دنیا مین نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہین تو یہ شخص خود اور اسکے
سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہین الگ بستے ہین یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ
کافر پکے بت پرست ہین یہ خود انکا اقراری کفر تھا یعنی گنتی کے علمائے کرام فقہائے
عظام کی صریح تصریحون سے اپنر کتنی وجہ سے کفر لازم (کفریہ ۱) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے
کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نوازل فقیہ ابو اللیث پھر خلاصہ پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر صفحہ ۵ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے الحاد کا اقرار کرے کافر ہے **اشباہ** فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لہا انت کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا میں کافرہ ہوں وہ کافرہ ہوگئی **فتاوی عالمگیری** مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر و لو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونیکا اقرار کرے کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اسمیں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا (کفریہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر ٹھہرانا یہ خود کفر ہے **شفا شریف** امام قاضی عیاض صفحہ ۳۶۲ و صفحہ ۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقینا کافر ہے (کفریہ ۳) **تقویۃ الایمان** صفحہ ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکے اختیار میں ہے چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے **عالمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز او النقص الخ مختصرا ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے جو اسکے لائق نہیں یا اوسے جہل یا عجز یا کسی نقصان کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے **بحر الرائق** مطبوعہ مصر ج ۵ صفحہ ۱۲۹ **بزازیہ** مطبوعہ مصر ج ۳ صفحہ ۳۲۳ **جامع الفصولین** مطبوعہ مصر ج ۲ صفحہ ۲۹۸ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان میں ایسی بات کہی جو اسکے لائق نہیں کافر ہو گیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کر لے کا صاف مطلب

کفریہ ۲

کفریہ ۳

کفریہ ۴

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہے کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم
الٰہی قدیم نہ ہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۶۲ لو قال علم خدائے قدیم
نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصا ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے
ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے (کفریہ ۵) ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی
صفحہ ۹۱ و صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت
بلاجہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات
مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد اھ ملخصا اسمیں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو
زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلاکیف ماننا بدعت و ضلالت ہے
اسمیں اسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بنایا شاہ
عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ صفحہ ۲۵۹ میں فرماتے ہیں عقیدہ
سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست ہمیں است
مذہب اہلسنت و جماعت بحرالرائق ج ۵ صفحہ ۱۲۹ عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۵۹
یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے
آدمی کافر ہو جاتا ہے فتاوی قاضیخان نمرالمطابع ج ۴ صفحہ ۴۲۳ رجل
قال خدائے برآسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن
المکان ترجمہ کسینے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہو گیا اسلیے
کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے خلاصہ کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال
نردبان بنہ و بآسمان بر آئی و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ
ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہو گیا اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا ۔

۵ ملاحظہ

۵ اسکے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارتیں کفریہ ۱۰ کے رد میں دیکھیے صفحہ ۴۳

(الفریہ ۶) رسالہ یکروزی مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ہے کہ بہتان

را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص

نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہست اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک و ہمسر محال ہی اور بعض

علما اسپر دلیل لاتے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو

خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنے مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے

اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالی قرآن مجید دلوں سے

بھلا کرایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل

کی بات واقع میں جھوٹی ہوجانیمیں تو حرج نہین حرج اسمین ہی کہ بندے اوسکے جھوٹ

پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہان سے آئیگی کہ

اب کسیکو وہ نص یاد ہی نہین جو جھوٹ ہوجانا بتاتے غرض سارا ڈر بندون کا ہی

جب اُنکی متنا ر دی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا

(کبیرا) شفا شریف صفحہ ۳۰ من دان بالواحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ

بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت

ہمارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ انبیا علیہم

الصلاۃ والسلام پر اُن باتون مین کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے

خواہ بزعم خود اسمین کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے)

حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا

اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر ومرتد نہو گا۔ اس مسئلے مین شخص مذکور اور اوسکے کاسہ لیسون کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہین جنکی تفصیل وتشریح اور اُن کے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) یکروزی ص۱۴۵ ۱۳۰۱ھ

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آن بر ملئکہ وانبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد اسمین صاف تصریح ہی کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کرسکتا ہی وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جسمین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا جلنا ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸) یکروزی ص۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ بشمار ند وادراجلشانہ بآن مدح میکنند بر خلاف اخرس وجامد صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد وبنا بر رعایت مصلحت ومقتضائے حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہمان شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ یا ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید این شخص نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب وتنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست اھ ملتقطا اسمین صاف اقرار ہی کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہین کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہی اور وہ تصریح کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہین جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اسسے مدح کرتے ہین اور گونگے کی نہین تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی

بھی ہو یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر
جھوٹ ہر طرح روا ہو تو اُسکی کسی بات پر اطمینان کیا ہے (کفریہ ۹) اسی قول مین (کفریہ ۹)
صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالی مین عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترق کے لیے
اُس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ
بھی مثل کفریہ ہفتم ہزارون کفریات کا خمیرہ ہے علمگیری قول مذکور در کفریہ ۳
اعلام لقواطع الاسلام مطبوع مصر ۱۲۹۲ھ صفحہ ۱۵ من نفی او اثبت ما ھو صریح
فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالے کی شان مین کوئی ایسی بات نہ۔ یا۔ ہان۔ کہے
جسمین کھلی منقصت ہو کافر ہو جاتے (کفریہ ۱۰) اسی قول مین صفات الہی بلکہ اسکی سب (کفریہ ۱۰)
صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحۃً عیب و آلائش سے بچنے کو انھین اختیار کیا ہے
جسطرح کفریہ ۳ مین صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور
حادث و نو پیدا ہو گی شرح عقائد نسفی طابع قدیم صفحہ ۲۲ الصادر عن الشئ بالقصد
والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو
وہ بالبداہۃ حادث ہوگا اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۶۹ھ صفحہ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر
محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہما ھو کافر باللہ تعالی
ترجمہ اللہ تعالی کی سب صفتین ازلی ہین نہ وہ نو پیدا ہین نہ مخلوق تو جو انھین مخلوق یا
حادث بتاتے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی (کفریہ ۱۱ تا ۱۹)
قول مین صاف بتایا کہ جن چیزون کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتین
اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہین ورنہ تعریف نہوتی تو اللہ تعالی کے لیے سونا[۱۱] اونگھنا[۱۲]

بھکنا بھولنا جورو بیٹا بندوں سے ڈرنا کسیکو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا ذلت
وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کر ان
سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے آیت لاتاخذہ سنة
ولانوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لایضل ربی ولاینسی
ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ترجمہ
اللہ نے نہ کسیکو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰھا ترجمہ اسکو
ثمود کے پیچھا کرنیکا خوف نہیں آیت لم یکن له شریک فی الملک ولم یکن
له ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اوسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب
اوسکا حمایتی یہ سب صریح کفر ہیں (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی
سنہ ۱۲۸۵ صفحہ ۱۴۵ نسبت بیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشان
رابدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا اینچنین دادہ ام و چیزہاے
دیگر خواہم داد صفحہ ۱۴۳ مکالمہ و مسامرہ ثابت می آید صفحہ ۱۵۴ گاہے کلام حقیقی ہم میشود
شفا شریف صفحہ ۳۶۱ من اعترف بالٰہیة الله تعالیٰ ووحدانیته ولکنه اد
له ولدا او صاحبة فذلک کفر باجماع المسلمین وکذا من ادعی مجالسة الله تعالیٰ
والعروج الیه ومکالمته اھ ملتقطا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توحید کا قائل ہو
مگر اوسکے لیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ہمنشینی اوس تک صعود و اوس سے باتیں کرنیکا مدعی ہو صفحہ ۳۶۲ ولذلک من
منهم انه یوحی الیه وان لم یدع النبوة او انه یصعد الی السماء ویدخل الجنة ویاکل من ثمارها

و یعانق الحور العین و ہو لا کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ
اسیطرح جو جھوٹا متصوف دعوے کرے کہ اللہ تعالے اسے وحی کرتا ہے اگرچہ
نبوت کا مدعی نہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اسکے پھل کھاتا
حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے
حور وں سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر
کیا حکم ہوگا تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۹۹ در حین بعثت بلکہ در عین مناجات و
مکالمہ کہ اعلاے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے
صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسیکے لیے
اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوے صراحۃً اوسکی نبوت کا دعوی ہے تفسیر عزیزی سورۃ
بقر مطبع کلکتہ سنہ ۱۲۴۸ صفحہ ۴۲۳ زیر قولہ تعالی وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ
منشاے این گفتگوے ایشان جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبہ ہمکلامی با خداعزوجل بس
بلندست ایشان ہنوز بہ پایۂ اولین آن کہ ایمان ست نرسیدہ اند و آن رتبہ مختص
ست بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام و غیر ایشان راہرگز میسر نمیشود پس فرمائش
ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آنست کہ ما ہمہ را پیغمبران باید ساخت شرح عقائد
جلالی مطبع مصر صفحہ ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے
کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبہا وفیہ
مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ
افضل صلاۃ المصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مراتب میں
اعلی مرتبہ ہے تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنے نبی صلی اللہ

نمبر ۲۲

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط المستقیم

صـ۱ـ۱ از جملہ آن شدت تعلق قلب بمرشد خود استفسار میکنے نہ بآن ملاحظہ کہ

این شخص نادوان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق

ہمان میگردد چنانکہ یکے از اکابر اینطریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من

تجلی فرماید سر آنسو مرا با او التفات درکار نیست شخص مذکور کے پیرو دن سے استفسار

ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائین یا خود اُسی سے پوچھین کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ

ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر وضلالت بنادینے کا عادی ہے

تقویۃ الایمان صـ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی تو اُسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے مونھ سے اتنی بات سنتے ہی مارے

دہشت کے بیحواس ہوگئے پھر کیا کہیے ان لوگونکو کہ اُس مالک الملک سے ایک

بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھکر کیا بڑھ بڑھ کر باتین مارتے

ہین کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت مین ظاہر ہو

تو ہرگز اُسکو نہ دیکھون اللہ پناہ مین رکھے ایسی ایسی باتو لنے ع نلے ادب

محروم ماند از فضل رب اھ ملخصاً مین کہتا ہون ہاتھ مین ہاتھ ملا کر باتین ہونا

تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہین ع نلے ادب محروم ماند از فضل رب

نمبر ۲۳

(کفریہ ۲۳) تقویۃ الایمان صـ۱۴ جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کیطرف سے

یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کو مانیے اُسکے سوا کسیکو نہ مانیے صـ۱۶ اور اللہ صاحب نے فرمایا

کسیکو میرے سوا نہ مانو صـ۱۸ اللہ کے سوا کسیکو نہ مان صـ اور وںکو ماننا محض

خبط ہے یہان انبیاء و ملئکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اوسکا افترا اللہ تعالے اور اوسکے رسولون پر رکھدیا کفریہ بھی صدہا
کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانون کے مذہب مین جسطرح اللہ عزوجل کا ماننا ضرور ہے
یونہین ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان مین جسے نمانیگا کافر ہے ہر اردو زبان والا
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم وقبول واعتقاد کو کہتے ہین ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہین آیت بقرہ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ۝ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب تو ڈراوے یا نہ ڈراوے
وے نمانینگے آیت یٰس لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
موضح القرآن ثابت ہوچکی ہے بات اون بہتون پر سو وے نمانینگے آیت
نسا يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ موضح القرآن مانتے ہین جو اوترا تجکو
آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝
موضح اور پیچھاڑی کاٹی اونکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتین اور نہ تھے ماننے والے
آیت انعام وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
موضح اور جب آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تمپر آیت بقرہ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ
آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ موضح مانا رسول نے جو کچھ اترا
اوسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے سب نے مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو
اور کتابون کو اور رسولون کو دیکھو اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والون نے
اللہ اور اوسکے فرشتون کتابون رسولون سب کو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا
میرے سوا کسیکو نہ مانو آیت اعراف فَقَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم

یہ کفر ہوں موضح القرآن کہنے لگے ہاں اے والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے
تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالے کے سوا انبیا و ملئکہ کسی پر ایمان نہ لانے
سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان
کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی صفحہ ۴۲ مین ہے

اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو انکو نہ مانے
اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ
کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا کو مانے وہ مشرک دوزخی

کفی اللہ المؤمنین القتال (کفریہ ۴۲) صراط مستقیم صفحہ ۳۸ صدیق

من وجہ مقلد انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست
رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ
و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید ۳۹
پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصًا
و دیگرے بسبب اندراج او در کلیات شرع عموما و علمیکہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی ست
و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوے کلیات او را رہنمونی میفرماید
پس علوم کلیہ و شرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتوان گفت
و ہم استاد انبیا ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع
نفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند صفحہ ۴۰ ہمین
را بامامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری

متعلق نشده بحکمت می نامند ص۴۱ الایا اور المحافظۃ مثل محافظت انبیا کے سے

بعصمت سنت فائز میکنند ص۴۲ زدا فی کہ اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت

وعصمت مرغیر انبیا را مخالف سنت و از جنس اختراع و بدعت سنت زدا فی کہ ازیا

این کمال از عالم منقطع شده اند اھ ملخصاً اس قول زبایک مین اس قائل بیباک

نے پردہ و حجاب صاف صاف تصریح کین کہ بعض لوگون کو احکام شرعیہ جزئیہ

وکلیہ بوساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہین خاص احکام شرعیہ مین بغیر

وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہین اور ایک طرح مقلد انبیا سے آزاد احکام

شرعیہ مین خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہین اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہے جو اونکو بغیر

توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہے وہ

تقلیدی بات ہے وہ علم مین انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہین فرق اتنا ہے کہ انبیا کو ظاہری

وحی آتی ہے انھین باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہین اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے

یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جسے ایک معصوم کو افعال و عقائد غیرنا امور شرعیہ مین احکام

الٰہیہ بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آتے ہین ہوتے اور کس شے کا نام ہے فقط وحی

باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہین بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور

پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ الصلاۃ والسلام کی وحی اسیطرح کی تھی کما اعلمہ

الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہین علما نے جو انبیا

علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنیکی سات صورتین لکھین انمین یہ بھی ذکر فرمائی کما فی

العمدۃ والارشاد وغیرہا تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری
سنہ ۱۳۰۲ صفحہ ۴۴۲ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا
لن تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے باطن
مین وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے رواہ البغوی فی شرح
السنۃ نلت ونحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن
الحسن بن علی علیہم السلام نحوہ کرجبریل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالے عنہم اجمعین شفا شریف سے زبر کفریہ ۱۲ اگر ایک صرف وحی کا مدعی کافر ہی
اگرچہ نبوت کا دعوے نہ کرے تفسیر عزیزی صفحہ ۴۴۲ معرفت احکام شرعیہ بدون توسط
نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۴۰ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را
وحی آمد کہ در خانہ کعبہ بروود وضع حمل نماید دروغے ست پر ہیزہ زیرا کہ کسے از فرق
اسلامیہ ونحیرا اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم
این را مسلم میدانست غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے مین اصلا شک
نہین اور اوسکمین اور جو خباثتین ہین مثلا غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد
اور احکام شرعیہ مین خود محقق اور علوم مین حضرات انبیا کا ہمسر وہم استاد
اور بتقلید روافض مثل انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتین ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہین
یہان صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اقتصار کرون الدر الثمین شاہ
صاحب مطبوع مطبع احمدی صفحہ ۵ سالتہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سوالا روحانیا

عن الشیعۃ فاوحی الی ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما
افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا
وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالی ترجمہ ہین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے رافضیون کے بارے مین روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا
کہ انکا مذہب باطل ہی اور اُس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھی ہوش آیا
مین نے پہچانا کہ اون کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض
اور اُسکیطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہین تو اُن کے مذہب سے ختم
نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی
عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم
بتاتے ہین کیون صاحب اُن رافضیون کو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اسی
نہ کہا جائیگا کہ اونکیطرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اُن کے ساتھ ایک زنجیر مین
باندھے آمین غالبا اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان
کے یہان سوارون مین نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا
اُسکی یہ تمہید ین اوٹھائی گئی تھین کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے
ہین آدھر یہ وحی و عصمت و غیرہ سب کچھ بگھار نبوت کا پورا خاکہ اوتارا خیر مین یہ بھی جمادی
کہ اس مرتبہ کے لوگونکو دنیا سے معدوم نجانیو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہان
تو یہ بتا دیا کہ اسم نبی کو حکمت کہتے ہین اودھر ختم کتاب مین اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ
و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ہین لکھکر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال این وقائع و
اشباہ اینہا کا صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا رسیدہ

تیرھوین صدی کے مجدد نے

خود رسید و الہام وکشف العلوم حکمت انجا ییدلیں کھلگیا کہ اس زمانے کے وہ
وحی والے معصوم انبیا کے ہم سنا و تقلید انبیا سے آزاد جیو اسطہ انبیا احکام
شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہین تین تو اس عبارت کا قائل ہون کہ ابتدا
یون نہ کہدیا کہ پیرجی معصوم ہین پیرجی پر وحی اوترتی ہے بلکہ یون پانی باندھا کہ صمد
کتاب مین عجیب رحمانہ بعض اولیا کے لیے ان منصبون کا ثبوت مانا اور بنام حکمت
سے کیا پھجا دیا کہ خبر وار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے مین ایسے کہان نہین بلکہ ہمیشہ رہینگے
پھر آخر کتاب مین پیرجی کے لیے درجہ حکمت ثابت کر دیا جسے لیں سمجھ جاؤ یہ وہی منصب
ہو جسکا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہین غرض یہ تو ساری جگہی مگر تین کھٹک
رگئے تھے ایک سب مین بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا تھا کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہین ۔
ظاہر ہے کہ جب کلام آلہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکلجائیگا
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل
نہ رہیگا دوسرا اندیشہ پیرجی الف کے نام تے نہین جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھتا
کہ نبی اوجیلم یہ کیسا خبط نے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہین اسیلیے نرے اُمی رہے

صط ازیکہ نفس عالی حضرت ایشان بہ کمال مشابہت جناب رسالت مآب
علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا علیہ لوح فطرت
ایشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر صفے ماندہ
بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانیکو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ شفا شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا صفحہ ۳۲

ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفیٰ (الی قولہ) فحق ہذا ان درئ

عنہ القتل الادب والسجن الخ صفحہ ۲۳۱ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون ہذا امیا نقیصۃ

فیہ وجہالۃ ترجمہ اوسنے نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی سزا تعزیر

و قید ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس شخص کا

اُمّی ہونا اسمین عیب و جہالت تیسرا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کرکے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی معلم ہی نے بقصد تفضیح و تعجیز و تشنیع

کردی تو کیسی بنیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کرلیگئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ

سلطان خان صفحہ ۱۵ وہ اس شخص سے کچھ معجزہ نہ ہوا اسکو پیغمبر نہ سمجھا یہ عادتیں یہود و

نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہو کر راندا گیا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصاً ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنی بھاری

بھاری ڈراونی موٹی موٹی لعنت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان

نہ لائیگا پیش بندی ان سب کارستانیوں نے کام پورا کردیا تھا پیرجی کی مہر کا کندہ

اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیرجی کے نام پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے پیرجی [illegible] سب [illegible]

پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے جیسے سور کا پیٹ پھاڑ دیتے [illegible] پیرجی ہی میں رہی

بات ہونے پائی ۔ وحی وعصمت کی کرامات نہ ہونے پائی ۔ فقطع دابر القوم
الذین ظلموا وقیل الحمد للہ رب العالمین (کفریہ ۵) تقویۃ الایمان
صفحہ ۹ حدیث تو یہ لکھی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ خود ہی اوس کا ترجمہ یون
کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو آگے جو گستاخی
کی رگ اوچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑ دیا یعنی مین بھی ایک دن
مر کر مٹی مین ملنے والا ہون اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائین یہ حدیث کے
کس لفظ کا مطلب ہی کہان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہان
یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی مین ملنے والا ہون کیون یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
فرماتے ہین من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھ پر جھوٹ
باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک
اللہ تعالی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبرون کے بدن کھائے فائدہ یہ حدیث
ابوداود ونسائی وابن ماجہ وامام احمد وابن خزیمہ وابن حبان ودارقطنی وحاکم وابونعیم
وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
کی امام الائمہ ابن خزیمہ وابن حبان ودارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی
وامام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے
کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو تمہارے

قیامت میں انشاء اللہ تعالی مرکر مٹی میں ملنے کا ۲۸ مزہ الگ کھلیگا اور بہ جد ابو چھا جائیگا کہ حدیث کے

پیشوا نے ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی

کی زرقانی شرح مواہب مطبع مصر جلد ا صفحہ ۲۶۰ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ

الفقہاء الحجاج انہ رای الناس یطوفون حول حجرتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فقال

انما یطوفون باعواد ورمۃ قال الدمیری کفروہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد ترجمہ

ابوالعباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں جنکے سبب علمائے کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوسنے لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرتے

ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علما نے اس قول پر اسوجہ سے اوسکی تکفیر

کی کہ اسمیں ارشاد حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے

زمین پر انبیا کا جسم کھانا حرام کیا ہے فائدہ یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین

یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفریہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور انکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں فلان قسم شرک سے

ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے صفحہ ۲ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا جتنی برائی

اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہیں جو کسیکو مصیبت کے وقت

پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اسمیں لکھا صفحہ ۱۰ جو کوئی انبیا اولیا کی اس قسم کی

تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے

اس باب مین پانچ فصلین کین اہم مضمین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے
ہے اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے
کہ جو کوئی انبیا و اولیا کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلون مین اسکا بیان
سنیے صـ۲۱ اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہ کچھ فائدہ
اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ
لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا و انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہنا
یہ اونکی جناب مین کیسی گستاخی نہین کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین گستاخی
کفر خالص نہین جسکی تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح وغیرہا کتب ائمہ مین ہے
(کفریہ ۲۷) تقویت الایمان پہلی فصل مین اسی دعوے کا کہ (انبیا و اولیا کو
پکارنا شرک ہے) ثبوت سنیے صـ۱۹ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوسی نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو
بھی چاہیے کہ اپنے ہر کامون پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے
بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہنا حضرات
انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی
زبان سے نکل سکتے ہین جسکے دلمین رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اپنے اور اپنے
طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان مین کوئی
ایسا بھی نہ رہا جسکے دلمین دانہ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسی
کچھ کام نہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب مین اون کا
ماننا ہی روا نہین بلکہ کفر ہے تو دین تو ہو ان گیا اور دنیا جو ایسون

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسمین کسی نبی کی سر کاٹنے کا مہینہ جمعہ کی روٹی ملنی
کی بھی امید نہین تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے ہونٹون کو انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ انتیس ہے

بزخبیث صراط مستقیم ظلمات بعضها فوق بعض

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوے شیخ و امثا

آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق

در صورت گاؤ و خر خودست کہ خیال آن بتعظیم و اجلال بسویداے دل انسان میچسپد

بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و

این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد مسلمانو مسلمانو

خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلمون کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم کیطرف نماز مین خیال لیجانا ظلمات بالائے ظلمات ہے کسی فاحشہ رنڈی

کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے اپنے بیل یا گدھے

کے تصور مین ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہان واقعی رنڈی نے تو دل

نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا پہنچا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالے علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم مین وخاتم النبیین پڑھکر تازی نبوتون کا

دریا جلایا اون کا خیال آ کیون نہ قہر ہو اون کی طرف سے دل مین کیون

نہ زہر ہو مسلمانو سد انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے

نکلنے کا ہے حاش سد اپدریوت پنڈتون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی

کتابین دیکھو جو اونکو ان نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنی لکھی ہین شاید

کفریہ ۲۸ و ۲۹

انھیں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی تمھارے
رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہوں کہ انھیں مواخذہ دنیا کا اندیشہ
نہ اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھیے کہ اوسنے کس جگرے سے محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ حرف کہ یہ صریح [له] سب و دشنام کے
لفظ لکھدیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
اصلا اندیشہ نہ کیا **مسلمانو** کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ کو اطلاع
نہ ہوتی یا مطلع ہو کر انسے انھیں ایذا نہ پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ انھیں اطلاع
ہوئی واللہ واللہ انھیں ایذا پہنچی واللہ واللہ جو انھیں ایذا دے اسپر دنیا و
آخرت میں اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت **آیت**
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد
لہم عذابا مہینا **ترجمہ** بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول
کو انپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور اونکے لیے تیار رکھا ہے ذلت والا
عذاب **آیت** والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ۝
ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے دکھ کی مار ہے **مسلمانو**
پھر ان مشتبہوں کا ایمان دیکھیے ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام سے کا [illegible] نکلیا
و بکہ یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام ہے اوسکے چیلے بیدام کے
غلام جنکی الٹی حرکات و اسلام کا نام مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے
آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من
حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءہم او ابناءہم او اخوانہم او

له اور اونکی شان میں اونکی گستاخی کو جسکی مبارک مقدس نور تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح میں ہے ۱۲ سل السیوف

عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدھم بروح منہ

ترجمہ تو نپائیگا اون لوگون کو جو مانتے ہین اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت کرین

اوس سے جسنے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے

یا بھائی یا کنبے والے ہون یہ لوگ ہین کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلون مین ایمان

اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو

تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت

سویدائے دل کے اندر جماؤ جو اون کی جناب عالم مآب مین گستاخی کرے اگر تمھارا

باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ بہزار زبان وصد ہزار دل اوس سے

بیزاری کرو تحاشی کرو اوسکے سایہ سے نفرت کرو اوسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر

دوسرا تمھین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور

چیز ہے وائے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے

پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہو بس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہان نہ تاویلین

نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر مین ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو ولی

جانو امام مانو جو اوسے برا کہے اولٹی اوسی سے دشمنی ٹھانو بد لگام کی بات مین سو سو

طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی بگڑی سنبھالو

اوسکی حمایت مین عظمت مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ

کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسیکا نام ہے ع اے راہ رو پشت

بمنزل ہشدار ٭ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمھاری ساری بنا ڈھونکا دبا چلا گیا تقویۃ الایمان

یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی کا بولیے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور

پہیلی بولنے کی اور جگہ ہین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہین بولتا اسکے واسطے

دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی مین کوئی تاویل

کی جگہ بھی نہین مین جانتا ہون تم یون نہ سمجھوگے ذرا اپنے کلیجے پہ ہاتھ رکھکر دیکھو اور آنکھین

بند کرکے بنگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان

گدھے کے سے ہین تیری ناک بجو کی سی ہے تو کیا اوسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادتمند

نجدی اوٹھکر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کتے کے

بھونکنے سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیا

سمجھوگے کیا اپنے طائفے مین رکھوگے یا بسبب گستاخی پیشواذات سے باہر کردوگے

اب تمھین ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بددین نے ہمارے عزت والے رسول دوجہان کے

بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات
لکھے انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اُسے اپنے
پیچھے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہمنے
جو نظیریں پیش کیں انھیں صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم یا تو جب نری تشبیہ ایسی ہے تو
بدرجہا بدتر تنقیص میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہوگا۔ الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ
وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم مسلمانو اور ذرا اس پاک وجہ کو تو خیال
کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا اقول الحمد للہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل وعلا کی بنائی ہوئی
ہے کسی کافر یا کافر منش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھوین رات کے چاند کا چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا

[illegible]

ے مہ فشاند نور وسگ عو عو کند ہر کسے بر خلقت خود می تنند اس شخص کے
نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب
شرک ہے کہ وہ جب آئیگا عظمت کے ساتھ آئیگا مگر وا اللہ العظیم کہ شریعت رب
العرش الکریم میں نماز نے اونکے خیال با عظمت وجلال کے ناقص ہے اس سے کہو
کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ
تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب
کی اور اسمیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلما تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا
اور واقعی انکا خیال مسلمان کے دل میں جب آئیگا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئیگا
کہ اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم بیّنا یعنے الاخص ہے اور عرض سلام
تو خاص بغرض ذکر واکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز
میں اونکے ذکر وتکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنافقین لا یعلمون احیا
العلوم مطبع لکھنو ج ا ص ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ
التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت
پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ا ص ۱۳۹ و ۱۴۰ سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ
تعالیٰ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی

شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدا فیخاطبونہ بالسلام شفاہا

ترجمہ مین نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے

نمازی کو تشہد مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لیے

حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار مین غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہین انھین آگاہ

فرمادے کہ اس حاضری مین اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھین جیسے کہ حضور

کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہین ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر سلام عرض کرین حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی

صہ ۲۱ ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ و

اثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات مین نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اونکا ذکر پاک بلند کرنے اور انکی رسالت

کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے) اولیائے

عظام وعلمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے مین اوسے مواہب

لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کرون اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلدون کے امام آخر

زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤن کہ یہ اونپر اشد وسخت تر ہے

مسک الختام نواب بھوپال مقام صہ ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان

وقرۃ العین عابدان ہست در جمیع احوال واوقات خصوصا در حالت عبادات ونورانیت

وانکشاف درین محل بیشتر وقوی ترست وبعضے از عرفاء قدس سرہم گفتہ اند کہ

این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر

موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضرست

پس مصلی باید که ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت

منور و فائز گردد آرے ۵ در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست ٭ می بینمت عیان و

دعا می فرستمت ٭ اس عبارت میں نواب بہادر فرمانتے شرکون کے انبار لگا گئے نبی صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانون کے پیش نظر ہین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات میں موجود و حاضر ہین دو شرک نمازی نماز

میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدے سے ہرگز غافل نہو تاکہ قرب الٰہی پائے تین شرک مگر یہ کہیے کہ

اگلی سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیہ سے نواب بہادر کو تین شرک

معاف ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسیطرح عباد اللہ الصلحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال

ان ارشادات میں سب کو شامل مسلما نو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت

نہین اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہین تو کیا ہے درود کو محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال با عظمت و جلال سے انفکاک کیونکر

ممکن مسلما نو ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر

واجب اور ان غیر مقلد وہابیون کے یہان سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمین

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ نکال ڈالیں یعنے راہ ان کی جنپر تو نے انعام

کیا جانتے ہو وہ کون ہین ہان قرآن سے پوچھو وہ کون ہین اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

وَالصّٰلِحِيْنَ ترجمہ جنپر خدا نے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور

ص ۵۵ ع
امیر الدولہ بمبئی
۱۹ میزان الشرائع
درجہ ۱۲۰۰۱۱
مت

اور شہدا اور نیک لوگ ہین) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھکر اونکی راہ مانگی
جائیگی ضرور عظمت کیساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ اسکے نزدیک شرک ہے تو الحمد مین سے اس شرک
کے دور کرنیکی کوشش کرین صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین رکھین کہ
انبیاو صدیقین کی جگہ نماز مین یہود و نصارے کی یادگار ہی ہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم بھی
رکھنے کے قابل نہین کہ حدیث مین اوس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق
اکبر و فاروق اعظم رضے اللہ تعالی عنہما مراد لیے گئے ہین فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی
مطبوع مصر ۱۳۰۵ھ صفحہ الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم وصاحباہ مسلمانو مین لفظ الحمد کو کہتا ہون بلکہ ایک کے سوا قرآن
عظیم کی کسی سورت کا نماز مین تلاوت کرنا اس وہابی شرک سے نہ بچیگا جن سورتون مین حضور
پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا دیگر انبیاے کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ
کبار یا مہاجرین و انصار یا متقین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفین ہین انکا
تو کہنا ہی کیا ہے یونہین وہ بھی جنمین حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کے قصص مذکور ہین کہ
اونکا تصور بے انکی عظمت بھی ناممکن جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے آج سو گنتی ہی کی
سورتین حضور اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی
اور کچھ نہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چارون قل تبت مین کھلا ہوا حضور
اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ اوسکی تلاوت مین ضرور
خیال جائیگا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کی طرف سے لے رہا ہے کس کا
غضب الہی کسکی جناب مین گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے لایلف قریش مین
اگر حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا صراحۃ ذکر نہین تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی بکمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اوسکی طرف اضافت فرمایا
اوسکا تصور کیسے عظمت آئیگا بنظر ظاہر صرف سورۃ نکاتو اس عالمگیر وبا
سے بچگی باقی تمام وکمال ہر سورت کی تلاوت شرک مین ڈالیگی پھر تکا تو بھی
بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اُسے بھی نجات نہین کہ مقابر
وجحیم واموال ونعیم کا خیال اوسمین بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ آکر خیال
انبیا واولیا کے شرک مین نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت مین تو شریک ہوگا
تف ہزار تف لیسے ناپاک اختراع پر مسلمانو مین صرف نماز ہی مین گفتگو
کرتا ہون نہین نہین اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک
ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہین کیا اس عبادت
مین شرک روا ہے حاشا کسی عبادت مین روا نہین اور قرآن کی سورتین
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعت اون کے
ذکر اون کی یاد اونکی تعظیم اون کی تکریم سے گونج رہی ہین تو عبادت تلاوت
نے تصور عظمت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس
چوپائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ
قبیح خود اقبح القبائح ومجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے مسلمانو
تم نے دیکھا کیسی خبیث وناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے
پیارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے
اسلام باقی ہے سبحن اللہ یہ موںھ اور یہ دعوے - رب انی اعوذ
بک من ھمزات الشیطین ۵ و اعوذ بک رب ان یحضرون ۵

تنبیہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہاں کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد مجھ کو اوسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً اتنا اور سُن لیجیے کہ اُسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم سات کلیات کفریات کے ہیں (۱) جابجا قرآن عظیم ایک آیات فرمائے اور یہ صاف اوسے غلط و باطل کہہ جائے شفا شریف صفحہ ۳۶۳ معین الاحکام امام

علاء الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر صفحہ ۱۲۹ من استخف بالقرآن او لشئ منہ او جحدہ او کذب

بشئ منہ او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شئ من ذلک فہو کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اُسکے کسی حرف سے گستاخی یا اُسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اُسکا اثبات یا جسکا اثبات فرمایا اُسکی نفی کرے دانستہ یا اسمین کسیطرح کا شک لائے وہ باجماع تمام علما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جابجا شرک موجود (۳) اسکے نزدیک انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴) یونہی حضرات ملٰئکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور اونکے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اونکے والد شاہ عبد الرحیم اور ان سبکے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اہلی گہلی پھر رہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

گنگوہی کے یہاں کفریات کے سات کلیے

مشرک تھے پھر یہ اونھین امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفون سے
یاد کرتا ہے اور جو مشرکون کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقراری کفریہ ہوا
(۷) کھلے شرکون کے بھاری تودے خود اسکے کلام مین برساتی حشرات الارض
کی طرح پھیلے ہین ایک بات اس کتاب مین کفر دوسری مین ایمان یہان شرک
وہان عرفان تو یہ پورا اقراری کفریہ ہے مین ان سب کی پوری تفصیل کرون
تو بلامبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھون دوسرے سے پانچوین تک چار کلیے کے لیے بکثرت
جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ **الکمال الطامہ علی شرک سوے**
بالامور العامہ مین جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
رسائل مین کلام ملیگا اور خود اسی رسالے کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلیگا
یہان بطور نمونہ ساتون کلیے کی صرف ایک ایک مثال لکھون (کفریہ ۲۳) اللہ
عزوجل فرماتا ہے تلک الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العلمون ۝
ترجمہ ہم یہ کہاوتین بیان کرتے ہین لوگون کے لیے اور اونکی سمجھ نہین مگر
عالمون کو) یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی مین ہرگونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے
کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہین تقویۃ
الایمان ص ۲ عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا
بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصاً لطف یہ کہ اپنے
اس گڑھی مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا
منہم یتلوا علیہم ایتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ سے اور خود ہی اوسکا
ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہی کہ جس نے کھڑا کیا ناداؤن مین ایک رسول انہین مین سے

پڑھتا ہی اوپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہی کتاب اور عقل کی
باتین کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہین ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہی
تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت تھی سبحن اللہ رد و اسد وانتو خود سمجھ لین اور صحابہ
کرام سکھانیکے محتاج اکفر بہ ا۱۳۲ (۳۲) تقویۃ الایمان صنا روزی
کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کردینا اقبال و ادبار دینا حاجتین
برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی
انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہین جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا
ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے
اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یون
مطلب کیا سکتا کہ یہ معنی تو کسیکی نسبت کسی مسلمان کے خیال مین ہرگز نہین تو تمام
مسلمانون کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صد شرک لوگون مین
بہت پھیل رہا ہو اور اصل توحید نایاب صہ سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا
کہ تمام دنیا مین کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ
یون کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیے کہ اس
ناپاک وملعون قول پر انبیا و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اوسکے پیشواؤن سے
لیکر خود اُس ظلوم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اغنٰھم
اللہ و رسولہ من فضلہ ترجمہ دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے

اپنے فضل سے **آیت** وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی ترجمہ او عیسے تو
تندرست کرتا ہے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ
قرآن عظیم کے شرک ہین اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا
کہ تندرست کردینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہوا (کفریہ ۳۳) **آیت** ابرئ الاکمہ والابرص
واحی الموتی باذن اللہ ترجمہ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مین مادر زاد
اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہون اور مین مردے جلاتا ہون اللہ کے حکم سے)
یہ معاذ اللہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہوا (کفریہ ۳۴ تا ۳۸)
آیت واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ترجمہ
اور جب ہمنے فرشتون سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے مین گرے سوا
ابلیس کے **آیت** ورفع ابویہ علے العرش وخروا لہ سجدا ترجمہ
یوسف نے اپنے مان باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
مین گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالی[۳۴] اور ملئکہ[۳۵] و آدم[۳۶] و یعقوب[۳۷] و یوسف[۳۸]
علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے
یعقوب ساجد یوسف رضامند **تقویۃ الایمان** صلا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون سمجھے
کہ انکی اسطرحکی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا ص۸ شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسکا مخلوق اور بندہ
اور انبیا ءمین انبیا اور شیطان اور بھوت مین کچھ فرق نہین اھ ملخصا یون تو

تتمہ ۳۳

تتمہ ۳۴ تا ۳۸

اس گمراہ کا اُستاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بھتیرا فرمایا گیا گر وہ
شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں النسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کبھی کسی شریعت
مین حلال نہین ہو سکتا کبھی ممکن نہین کہ اللہ تعالی شرک کا حکم دے اگرچہ اوسے
پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پرنور سید المرسلین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ ترجمہ ابن
جمیل فقیر تھا اوسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا) یہ حدیث صحیح بخاری
مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہو حدیث
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہین اللھم
انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم بہ ابرہیم علیہ الصلاۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی
مین دونون کوہِ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہون مثل اوسکے جیسے ابرہیم
علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱ صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین ان ابرٰہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھھا
ولا یصاد صیدھا ترجمہ بیشک ابرٰہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور مین نے مدینے کو
حرم کیا نہ کاٹیجائین اوسکی ببولین اور نہ پکڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما اس مطلب کی حدیثین صحاح وسنن
ومسانید وغیرہا مین بکثرت ہین جنمین حضور سید العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے صاف وصریح حکم فرما دیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل
کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا ہی ائمہ حنفیہ اگرچہ
اس باب میں اورا حادیث پر عمل فرماتے ہین جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
میں مع نظر مذکور ہیں ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اسمین ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تو حرم مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
اس شخص کی سنیے تقویۃ الایمان گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار
نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہین پھر جو کوئی کسی
پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہے
پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون کہ انکی اس تعظیم سے اللہ
خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصًا جانِ برادر تونے دیکھا اس شخص کی ساری
کوشش اسمین تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نچھوڑے تف ہزار تف
برروے بیدینان (کفریہ ۱۴ تا ۴۶) تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ
عبد العزیز صاحب مطبوعہ بمبئی ص ۱۴۰ بعضے از اولیاء اللہ کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق
آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل
کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا
می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا درآن وقت ہم مترنم باین مقال ست ع
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ۔ یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب
ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سراپا شرک جلی سے ملوث ہے اولیائے کرام کا دنیا مین تصرف
بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اونکے علوم کی وسعت کہ اودھر بھی مستغرق ہین

بھی خبر رکھین اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدون کو مناسب عالیہ تکمیل تک
پہنچانا حاجتمندون کا اپنی حاجتین اونکی پاک روحون سے طلب کرنا اونکا حل مشکل فرمانا
نواب بہادر کی عبارت مین تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام بلا
المضاعف مین ہان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہین کلام الملک ملک
الکلام رکفریہ ۷ ہم تا ۹ ہم تحفۂ اثنا عشریہ حضرت ممدوح صفحہ ۳۹۶ وصفحہ ۳۹۷

حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت برمثال مریدان و مرشدان می پرستند
و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام
ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است وہابی
صاحبو یہ بھی اکٹھے تین شرک ہین ہر ایک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھیے
کتنے بڑے شرک پسند مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہین کہ کاروبار
عالم کو دامن ہمت حضرت کے مولی مشکلکشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ
مانتے اور پیرون کیطرح اون سبکی پرستش اور اونکے اور تمام اولیا کے نام کی نذر منت
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ انھین بلاؤن مین سانتے
اب تو عجب نہین کہ روافض کیطرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان صفحہ پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے برابر نہین
جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت
ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل
و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک مین برابر ہے پانچوین فصل شرک فی العادات

حاشیہ تحفہ ۳۹۶

برائی کے بیان مین لکھا ص۱۱ پیر پرست اپنی تئین کہلوانا محض بیجا ہی اور نہایت بڑا دنی رکفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وہ خود اور انکے بارہ۱۲ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ نادعلیا مظہر العجائب

تجدہ عونا لک فی النوائب ٭ کل ہم وغم سینجلی ٭ بولایتک یا علی یا علی یا علی ٭ کی سندین لینے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق و فیوض ظاہر ہوتے ہین جنھین دیکھکر عقلین اچنبھے مین ہین جب تو انھین ندا کریگا تو ان سے مصائب و آفات مین اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہی آپکی ولایت سے یا علی یا علی یا علی الحمد للہ شاہ صاحب اور انکے پیرون استاذون نے تو شرک کا پانی سر سے نیچے کر دیا یہان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہین مصیبت مین یا علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک انھین مصیبتون مین مددگار ماننا دو شرک یا علی یا علی یا علی کے لیے باندھ دینا تین شرک۔ جسے ان تینون جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار وحیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے رکفریہ ۵۳ تا ۵۵) تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفزع و ملجا و سید و مولے جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنو جلد دوم مکتوب سیم ص۱۱ خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ از نوشتہ بودند کہ بجدی استیلا یافتہ است کہ در صلوات نیز اسجود خود میدانند و می بینند و اگر فرضا نفی مینگرد محبت اطوار اینددولت متمناے طلاب است از ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب این معاملہ مستعد تام المناسبۃ ست محتمل کہ بادنی صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را

جذب نماید رابطہ را چہ الغی کنند کہ او مسجود ایہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را

نفی نکنند ظہور انیقسم دولت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را

متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در تنگ جماعۂ بید ولت کہ خود را

مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند یہان

بھی ہین ڈبل شرک ہین ہر ایک اگلے پاؤن سے ہزار ہزار ہین کا مرید نے لکھا کہ

تصور شیخ اسقدر غالب ہی کہ نمازون ہین اوسکو اپنا مسجود جانتا ہی صورت شیخ ہی

کو سجدہ نظر آتا ہی جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندونکو ملتی ہی طالبان

حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال ہین

شیخ کو اپنا متوسط بنا نو و شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقتین پیر کیطرف متوجہ ہوتین

شرک آپ یاد کرا پناوہ کفری بول کہ نماز ہین پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنین وچنان ہے اور نہ یہ بشرک تا ظرین آپ ہی جانا کہ

وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بیدولت و تباہ کار بتاتا ہی ہین یہان

دیکھی بیدولت ہی صراط مستقیم ہین کہتا ہی ص ۱۳۰ از جملہ اشتغال مبتدعہ شغل

برزخ ست اشتغال ہی مسئلہ صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے خاص

اس مسئلہ میں ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ

لکھا اوسمین جناب شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہم

کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے تقبیل رشادات سے اس شغل کا جواز

ثابت کیا اس وہابیت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی اور مشرک ہین جناب شیخ

مجدد و جنید بکا و منحرف بتا یا الکفریہ ۵۶ مکتوبات جناب موصوف مکتوب ۲۱۲

صفحہ ۴۸ مجد و ما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلاۃ والسلام در باب جواز اشارت بسیار
بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ صفحہ ۴۹ و غیر
ظاہر مذہب سنت و آنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی وقول
ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادر ست نہ روایات اصول و فی المحیط اختلف
المشایخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر و قد قیل سنۃ و قیل مستحب والصحیح حرام
ہر گاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوی
دادہ باشند ما مقلدان را نمیر سد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم
و مرتکب این امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید
یا انکار کہ ایشان بمقتضائے آرای خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست
تجویز نہ کند آنرا اگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست پس عدم اشارت
سنت علمائے ما تقدم شدہ صفحہ ۴۵ احادیث را این اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ
وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضائے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام صفحہ ۱۵
اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گویم ترجیح عدم جواز راست اھ
ملخصًا اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آنکھون سے جالے ہٹاکر یہ دھوم
دھامی عبارت نہین اور اسکے تیور دیکھین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ
در بارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہین اور وہ
حدیثین معروف و مشہور ہین مگر ہمارے یہان اصول مذہب مین اشارہ کا ذکر نہین اور
ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ مین مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمین احادیث

مطابق عمل کرنا جائز ہے ہین معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہو کہ مذہب
کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہین مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کے جواب مین اپنے مولویون کی سنت پیش کرتے ہین اور جو حنفی مذہب
حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اوسے بعقل ہٹ دھرم بتاتے ہین مزہ یہ کہ
یہ مسئلہ خود مذہب حنفی مین متفق علیہا نہین آپ ہی اقرار فرماتے ہین کہ مشائخ مذہب
کو اختلاف ہی جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ
کا فتوے بھی حدیثون کے موافق موجود حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی
کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہین یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ
کا ہے مگر ازانجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و
فتوی پر لحاظ ہوگا صرف اسلیے کہ ظاہر الروایۃ مین ذکر نہ آیا حرمت مرتج اور اسکے خلاف
صحیح و مشہور حدیثون پر ہمین عمل نہین پہنچتا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہین تسمہ
بھی لگا رہا اب شئی مذکور کے جبر و تی احکام سنیے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ
مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سنا تا ہی تقویۃ

الایمان صـ۴۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے

حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سوالیسی با توان سے شرک ثابت ہوتا ہی

صـ ۲ و ۳ اس زمانہ مین دین کی باتین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلو نکی رسمون کو

کوئی مولویون کی باتونکو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالین سند پکڑتے

ہین صلے رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوا ے کیسیکی راہ نہ پکڑے
صلے اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط
غلط رسمونکی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے
تنویر العینین بیت شعری کیف تجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع
الی الروایات المنقولة عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحة الدالة علی خلاف
قول الامام المقلد فان لم تیرک قول الامام ففیہ شائبة من الشرک ترجمہ مین کیسے جانون
کہ ایک شخص کی تقلید کو لیے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر
صریح حدیثین پا سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوسمین شرک کا میل ہے تنویر
العینین اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنة
والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرانیة وحظ من الشرک والعجب من القوم
لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ہذہ الآیة فی جوابہم
وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام
کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین
ثابت ہون اور اوسکی قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونیکا میل ہے اور شرک
مین کا حصہ اور تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہین بلکہ اوسکے چھوڑنے
والیکو ڈراتے ہین تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اون کے جواب مین کہ مین کیونکر
ڈرون اس سے جسے تمنے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہین ڈرتے کہ تمنے اوسکو
اللہ کا شریک ٹھہرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ
مین ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونیوالے ہین جو ہماری معرفت و ولایت بالاکے

طاق سحر سے اصل ایمان میں خلل بنا ئینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بنا ئینگے شاہ
ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہونہار سپوت
اوٹھنے کو ہین جو ہماری پیری پدری اُستادی در کنار عیاذا باللہ کفر و شرک سے قبر یا ٹھنکانے
ہمین سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹینگے اثر ماست کہ بر ماست اللہ تعالی گندہ گوئی
مچھلی سے بچائے ع بدنام کنندہ نکو نامے چند ۔ زنان بارور گر مار زایند بہ باز
طفلے کہ ناہنجار زایند ۔ غرض کہان تک گنیے انبیا و مرسلین و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر
مسلمین تمام جہان و خود رب العلمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کے ایک
ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھے سب اسی ہولی کی پچکاریوں مین رنگا ہوا ہے حضرات
وہابیہ سے استفسار کہ اپنی امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب
شیخ مجدد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی
امام کو گمراہ بد دین و مکفر مسلمین مورد لزوم ہزاران کفر جانوگے ہین عبث تشقیق کرتا ہون
بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ
شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اونکا مداح انکا معتقد
اونکا مرید اونکا مقلد اونھین امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم
کفر سے کب محفوظ رہسکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اس شخص پر کفر
ہر طرح لازم رہا کہ کرد کہ نیافت یہ اوسکی جزا ہے کہ مسلمانونکو محض بیوجہ ناحق ناروا بات بات
پر مشرک کہا تھا ۔ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

کفر یہ ۷۵ تا ۷۶ صراط مستقیم صفحہ ۳۶ ائمہ این طریق و اکابر این فریق در زمرہ ملئکہ

بر نت الامر کرتہ ابر امور انبیا تب ملاء اعلی ملہم شدہ در اجرائے آن میکوشند سعدو دند

پس احوال این کرام بر احوال ملئکہ عظام قیاس باید کرد ص۲۶ قطبیت وغوثیت وابدالیت
وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضے تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان ہست و در
سلطنت سلاطین و امارت امرا ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت
مخفی نیست ص۱۱۲ ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و
شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوے خود
نسبت نمایند مثلا ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست ص۱۵۵
درینمقام بعضے خلیفۃ اللہ میباشند خلیفۃ اللہ آنکسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام اورا
مقرر کردہ مانند نائب سازند ص۳۴۴ اورا در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایہ کفالت
تربیت خود آوردہ جارحہ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میسازد ان پانچ شرکیات مین
صاف صاف تصریحین ہین کہ ملئکہ و اولیا کاروبار عالم کے مدبر ہین اولیا عالم کے کام جاری
کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہی تمام کام اونکے ہاتھ سے
انصرام پاتے ہین بادشا ہون کے بادشاہ بننے امیرون کو امیری پانے مین اونکی
ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سنیے اوسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲
مین سن چکے بعض اور لیجیے ص۲۰ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت
نہین دی ص۲۲ جسکا نام محمد یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین ص۲۹ کسی کام مین نہ بالفعل
اونکو دخل ہی نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین ص۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت
کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی گو کہ اللہ کی برابر
نہ سمجھے اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم
ص۱۱۲ درینحالت اطلاع بر امکنۂ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ ورود درانجا

کفریہ ۶۲ تا ۶۸

وی بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد صـ۱۲ برای انکشاف

حالات سموات و ملاقات ارواح و ملئکه و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق اشیا

و دریافت امکنۂ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی یا قیوم ست لا الی قو

و در سیر گردون مختار ست بالاے عرش نماید باز بر آن و در ملاحظۂ آسمان ہا بر پاتال عمق زمین الخ

صـ۱۲۵ برای کشف قبور سبوح قدوس رب الملائکة والروح مقرر ست صـ۱۲۶ برای کشف

ارواح و ملئکه و مقامات آنہا و سیر امکنۂ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح

محفوظ شغل دوره کند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکه از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ

خواہد متوجه شده بسیر آن مقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آن مقام ملاقات سازد الخ صـ۱۲۹

برای کشف وقائع آئنده اکابر این طریقه طرق متعدد نوشته اند صـ۱۵۱ انعزیه یا وجود حق جا

عنداللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد صـ۱۲۶ اپنے پیر کو لکھا کشف العلوم

حکمت انجام یدان سات شرکیات مین صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی

ایسا که اولیا کو زمین کے دور دراز مقامات ظاہر ہوتے ہین بلکه زمین کیا آسمانون کے

مکانات اور ملائکه و ارواح اور اون کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبرون کے اندر کا حال

اور آنے والے واقعات کھلجاتے ہین یہانتک که عرش فرش سب مین اونکی رسائی ہوتی ہے

حتی که لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہین وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان مین جہان کا

حال چاہین دریافت کرلین اور ان سب باتون کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے

بتائے که یون کرو تو یه رتبے ملجائینگے یه کشف با ختیار ہاتھ آئینگے ایک تقویة الایمان

کی یه چھپے صـ۲۷ جو کچھ که اللہ اپنے بندون سے معامله کریگا خواه دنیا مین خواه قبر مین خواه آخرت

مین سو اسکی حقیقت کسیکو معلوم نہین نه نبی کو نه ولی کو نه اپنا حال نه دوسرے کا صـ۱۲ ان نوعیت

سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے یکسان بیخبر ہین اور نادان ص۵۵ و ۵۶ جو کہ
اللہ کی شان ہے اور اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسیکو نہ ملاوے
مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین
تو اسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر سبحان اللہ وہابیہ کے پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ
تختے کہ شہر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تینون لوک روشن تھے
عرش و فرش مین ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار مین تھا خود ان پیر جی کو وہ
طریقے معلوم تھے کہ یون کرو تو یہ سب باتین روشن ہو جائینگی مگر معاذ اللہ محمد رسول
اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا
دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لین اگر کوئی اونہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتون کی
گنتی جانتے ہین تو اوسنے اونہین اللہ کی شان مین ملا دیا وہابیہ تو بندگی کو وہ وسعت تھی
یہان آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی حق فرمایا اللہ عز و جل نے
ما قدروا اللہ حق قدرہ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی تقویۃ الایمان ص ۵۲
شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوے کرنیوالے اوسمین داخل ہین یعنے جیسے
یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کرکے شرک مین ڈوبے
کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون (کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات
امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اوسے امام و پیشوا
مانتے ہین لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہین شرح فقہ اکبر ص ۲۰۱ مجمع الفتاوی
سے من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر او لو تکلم بہ مذکر و قبل القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوس پر (یعنی راضی ہو اور انکار نکرے) دونون کافر ہو جاتے ہین
اور اگر کوئی واعظ کلمۂ کفر بولے اور لوگ وسے قبول کر لین تو سب کافر ہون اعلام

مین ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول ص ۳۲ من تلفظ بلفظ
الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ او رضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
بولے کافر ہوا اسیطرح جو اوسپر ہنسے یا اوسے اچھا سمجھے یا اوسپر راضی ہو کافر ہو جائے

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۳۴ من حسن کلام اہل الاہواء او قال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان
ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بدمذہب کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ
کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اوس قائل سے کلمۂ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیوالا کافر ہو گیا۔
(کفریہ ۱۷) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد
پائین بے دھڑک اوسے مشرک بنائین بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ مصححہ رجیحہ
انپر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہے طرفہ یہ کہ اس فرقے کا ظاہر بہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوے
ہے صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت

حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء
بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونون
مین ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے
والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ص ۸۹۳ صحیح مسلم ص ۵۷ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ جو کسیکو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت مین
ایسا نہو تو اوسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۷۶

تقلید کا مسئلہ

۲۶. ص۱۱۶ اکذلک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسیطرح کسیکو مشرک یا اوسکی مثل
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا) مین کہتا ہون یہ معنی
خود انھین حدیثون سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہی تقویۃ الایمان ص۴۲ مشرک ہین اسیمین
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا
خود حدیث مین فرمایا بلکہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہی تو مشرک
تو کہین بدتر ہی شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ ج ۲ ص۱۱۱ و ص۱۵۶ الوقا
لمسلم کافر کان الفقیہ ابو بکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ہذہ
المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول
الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصاً ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابو بکر اعمش فرماتے تھے
کافر ہوگیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا مین واقع ہوا بعض ائمہ بخارا
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ مین آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف فتوے
دیتے تھے اونھون نے بھی اسیطرف رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص۲۲۰ رجع الکل الی
فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتوے کیطرف پلٹ آئے اور فرمایا
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہی عالمگیری ج ۲ ص۲۷۸ ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ
مطبع لکھنؤ ج ۴ ص۱۹۸ فصول عمادی سے حدیقہ ص۱۱۰ و ص۱۵۶ احکام حاشیہ درر وغرر تتمہ
المفتین جو اکتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر جامع الفصولین ج ا ص۳۱۱ قاضیخان
سے بزازیہ ج ۳ ص۳۳۱ رد المحتار مطبع ستنبول ج ۳ ص۲۸۳ نہر الفائق وغیرہ سے الختار
للفتوی فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا
لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم مسائل مین فتوے کیلیے

مختار یہ ہی کہ مسلمان کو اسطرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شتام ہی کا ارادہ کرے اور (ملخصًا)
کافر سمجھانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اوسی کافر سمجھتا ہی اس بناپر یون کہا
تو کافر ہوجائیگا در مختار ص۲۹۱ شرح وہبانیہ سے یکفران اعتقد المسلم کافرا بہ یفتی
ترجمہ مسلمان کو جو سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتویٰ ہی جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ
ج ۴ ص۵۱۵ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہی کہ اُسے اپنے مذہب مین کافر جانکر کہا
تو کافر ہوگیا مجمع الانہر مطبع استنبول ج ا ص۶۶۵ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدہ
مین ایسا سمجھکر کہے تو کافر ہے ان مذہب مختار و ماخوذ للفتویٰ مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تابعہ
پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعًا یقینًا اپنے اعتقاد سے مسلمانونکو مشرک کہتے ہین انکا یہ عقیدہ
اونکی کتب مذہب مین صاف مصرح ہی تو باتفاق مذاہب کو یہ فقہائے کرام انکی تکفیر لازم

[illegible]

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ○

تذییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اوسکے امام کے کفری اقوال ورا انکی کتب ائمہ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے جسکا شمار بجا ہے ستر کفریات تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھیے تو بیشمار ہین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریون کے کلمات مین ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے یونہین کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ یہ ستر کیا انمین سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایئے تو اب ان کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ ستر ہزار کفریات ٹھہرایئے اور کیون نہو کہ وہان عمر بھی یہی کمایا تھا پڑھا لکھا اسیمین گنوایا تھا مشقین چڑھی تھین جہان مین ٹرھی تھین ایک ایک قول مین ہزار ہزار کفریے بول چالے وہان کیا بات تھی یہان قصد استیعاب آپ بایبود ن ودا ہہائے رنگ ستر دن کے قبیل سے ہے لہذا اسطرف عطف عنان کیجیے اور انکے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و لاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھین کافر کہنا فقہا واجب ہے واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہین ابن عبد الوہاب انکا معلم اول تھا اوسنے کتاب التوحید لکھی جسمین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما الله شرفا وتکریما پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ گستاخی وبے ادبی وشرارت وظلم وقتل وغارت کا اوٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھون نے سب مین پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم الله تعالی وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد الله القہار کی ذو الفقار کا فرشکار سے دار البوار کا رستہ لیا

جنکی نسبت حدیث مین آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ
ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھائیگا یہانتک کہ اونکا پچھلا طائفہ دجال لعین کیساتھ نکلیگا تو
اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرہویں صدی کے شروع
مین اسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوے جنکا پیشوا الشیخ نجدی تھا
اوسیکا مذہب میان اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان
یہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار مین پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم
ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا مین وہی
موحد و مسلم ہین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر ردالمحتار جلد ۳ ص ۴۲۷ ویکفرون اصحاب
نبینا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان
لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین کانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتے کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلثۃ وثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیون کے لیے ضروری نہین بلکہ خاص ہے
اون خارجیون کا بیان حال ہے جنھون نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنپر خروج کرین انھین اپنے عقیدہ
مین کافر جانین جیسا ہمارے زمانہ مین عبد الوہاب کے پیروون سے واقع ہوا جنھون نے نجد
نکل کر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے مگر اونکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہین اور جو اُنکے خلاف مذہب ہین مشرک ہین اسی بنا پر اُنھون نے
اہلسنت وعلماے اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرایا یہانتک کہ اللہ عزوجل نے
اونکی شوکت توڑی اون کے شہر ویران کیے مسلمانون کے لشکر کو اُنپر فتح دی سنہ ۱۲۳۳
بارہ سو تینتیس ہجری مین ہم یہانتک تو انکی اصل نسل مذہب ومشرب معلوم ہولیے

اب علماے کرام سے انکا حکم سنیے بزازیہ ج ۳ صفحہ ۳۱۸ یجب اکفار الخوارج فی اکفارہم جمیع الامۃ
سواہم ترجمہ خارجیون کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو
کافر کہتے ہین) ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ انمین آجکل نہین بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے
سب اسی مرض مین گرفتار تھے جب مشایخ مذہب رحمہم اللہ تعالی نے انھین کافر جانا
اور انکی تکفیر کو فرض وواجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب بھی انھین مشایخ کرام کے
موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہین تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۳۲ بحمارت حضرت

مرتضی اگر از راہ عداوت وبغض ست نزد اہلسنت بالاجماع کافر ست وہمین ست مذہب الشان
در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ وہر نیم روز کیطرح ظاہر وزاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

یعنی وہابیہ اسمعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتوے اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرستہ اختتام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ نام ہوا نسأل اللہ تعالی

ان یدیمنا علے الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق العظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ

الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالی علے سیدنا ومولانا محمد

سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم



فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامۂ مسلمین ہمارا دران دین پر اظہار مبین کہ مذہب وہابیہ ایسی ضلالتون پر مشتمل اور اونکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجد و قائل ثانیاً کبرائے وہابیہ پر عرض ہے کہ خوف خدا کر دیکھو کیسے کو امام بناتی ہو اندھیری رات مین کس عقل مین کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو دم کے دم مین سویرا ہے سے بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت ٭ کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور ٭ غصے سے کام نہین چلتا بگڑنے سے مذہب نہین سنبھلتا انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت جاہلیت سے جدا ہو کر للہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابون کے نشان صفحات بتا دیے ہین جس مین شبہہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف مین تمہارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہون تو خدا سے ڈرو کفر وضلالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے تو کیون تیج و تاب ہی ہین گو وہین میدان اظہار حق سے کیون خائف و ترسان آدمی بنکر اور کی سنی اپنی کہی ہان ایک مکابرہ و عناد کی نہین سہی یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اوس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلیے یہانتک کہ حق ایک طرف کھلجائے بحید ور دی میزان عدل مین تلجائے اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۱۲ سل السیوف الهندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مدظلہ العالی

فائدہ

بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق مین کوئی دقت باقی نرکھی صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھون دیکھا چاہے اوسکی کتابون مین صفحے کے نشان تو لکھے ہوئے عبارتین نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ وعلما مین اونکی نسبت حکم کفر دیکھے دکھالے وہ کتابین جنسے ہمنے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہین قرآن عظیم[1] صحیح بخاری[2] شریف صحیح مسلم[3] شریف فقہ اکبر[4] تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمختار[5] عالمگیری[6] فتاوی[7] قاضیخان بحر الرائق[8] نہر الفائق[9] اشباہ والنظائر[10] جامع الرموز[11] برجندی[12] شرح نقایہ مجمع الانہر[13] شرح وہبانیہ[14] رد المحتار[15] شرح الدرر والغرر[16] للعلامۃ اسمعیل النابلسی حدیقہ ندیہ[17] شرح طریقہ محمدیہ للعلامۃ عبد الغنی النابلسی نوازل[18] امام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرہ[19] امام برہان محمود[20] فتاوی خلاصہ[21] فتاوی بزازیہ[22] فتاوی تاتارخانیہ[23] مجمع الفتاوی[24] معین الحکام[25] علامہ طرابلسی فصول عمادی[26] خزانۃ المفتین[27] جامع الفصولین[28] جواہر اخلاطی[29] تکملہ لسان الحکام[30] الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف[31] للامام القاضی المالکی شرح الشفا[32] للملا علی القاری نسیم الریاض[33] للعلامۃ الشہاب الخفاجی شرح المواہب[34] للعلامۃ الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر[35] للعلامۃ القاری شرح العقائد[36] العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی الدرر السنیہ[37] للعلامۃ السید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی الدر الثمین[38] للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ[39] شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی[40] شاہ صاحب موصوف موضح القرآن[41] شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود تقویۃ الایمان[42] اور اسکا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان[43] اور غیرہا اور نیز آمین دینگی احیاء العلوم[44] امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد[45] سید النسفی علامہ تفتازانی سعد و میزان الشریعۃ الکبری[46] امام عبد الوہاب شعرانی و مکتوبات[47] جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ[48] انتباہ فی سلاسل اولیاء[49] اللہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب یہانتک کہ مسک الختام[50] شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہر ہی انجہانی وغیرہا رسائل السیوف[51] تصنیف المصنف العلامۃ مد ظلہ العالی

تمت

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ

الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمّی تنبیہ الہند ہے اوہام باطلہ بعض حضرات نجدیہ کے دفع و تذلیل و سدباب دہلوی اسمٰعیل و حامیان اسمٰعیل کی تجہیل و تضلیل میں یہ رسالہ ہے بنام تاریخی



تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مولانا قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی ناظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ اللہ عن شر الاعادی

مطبع اہل سنت وجماعت واقع پٹنہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ والصلاۃ والسلام علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ صلوات اللہ تعالی وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین بجوالہ آمین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت وفدائے الحق والتحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاہ اللہ شر کل ضال وزندیق وسقاہ رحیق الحق والتحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ۔ تالیف لطیف حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی ۲ ماہ مبارک محرم الحرام ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد و صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم ندوہ و مولوی سلیمان صاحب پھلواروی جان و جانان ندوہ کی خدمتوں میں حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پھلواری صاحب کے یہاں سے بھی واپس آیا جناب صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا مگر حیدرآباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ نامی مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جسمیں مولوی صاحب کے اجزاہ وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب جبائی ہوں یا کوئی اور صاحب ہا ئی

سل السیوف کا بال بیکا نہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر اُتارا اور اپنے کمالات عالیہ کا
اظہار فرمایا عالم آشکارا ہے ہر ذی عقل ادنٰی ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر
براہ انصاف صاف کہدیگا کہ حضرت نہ مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال حتی کہ خود
اپنا لکھا سمجھنا محال رسالے مین جسقدر عبارات ائمہ کرام وعلمائے اعلام سے استناد تھا
اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ آمنین بعض
کا خود مکرر ارتکاب لیا اور اونکے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام مین جلوہ دیا۔
طرح طرح سے حضرت مجیب اور اونکے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو
جابجا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ جابجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہین صرف
اتنے ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود آپ ہی
اسمٰعیل پر سے رفع الزام کو جہل و کذب الٰہی کی تجویز نکالی باتوں باتوں مین نبی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کو دشنام صریح دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام ماننا تنزیہ الٰہی
کے تمام مسائل کو باطل جاننا شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاص اصول
عقائد دینیہ مین ناقص و ناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کر لیا ضلالات
شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتے کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمٰعیل
مین تکفیر مسلمین کا وہ جوش بڑھا کہ ہزارون مسلمین پر بلاوجہ حکم کفر جڑ اجتنے کہ صوفیہ کرام کو کافر
ٹھہرایا صدہا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حد یہ کہ خود اسمٰعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی
انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دلمین ٹھان لی حسبنا مرہ سارا غصہ تھا یعنے
اسمٰعیل پر لزوم کفر آنا اوسکا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ کے سیل مین دریاے
تکفیر باڑھ پر آیا تو خدا آپ سمجھے نہ اسمٰعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

۵ ان تمام امور کا شافی و کافی بیان ... جواب مین ملاحظہ ہو ۱۲

۵ تلبیس انواع کمالات

اور لطف یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ بھیجنے کے الزام آتے مگر فقیر بحمد اللہ تعالی نہ کہیں گیا تھا نہ
نذر کی کارکن تھا کہ اظہار حق میں سکوت روا رکھتا لہذا اس نامہ نامی کا جواب خدمت
گرامی میں وارد کر ہی دیا اور ایک ملاحظہ برادران سنت کے لیے صورت رسالہ میں شائع
کیا کہ مسلمان دیکھیں حضرات وہابیہ اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول
کریم کو حتے کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے وہم کو بچائیں نہ اوس امام اثیم کو جس کے
لیے سب یہ بگاڑ ہیں جو شمیں آ رہیں تو اسپر بھی چپ بیٹھیں یہ دین و دیانت ہو یہ حیا و انصاف نعوذ
باللہ من شر الاعتساف صمصام عقیدت بگلوئے بخدمت اس سال کا نام اور
یہی اسکی تاریخ آغاز و انجام علی اللہ التوکل وبہ الاعتصام

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفرلہ الوہاب

بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب حنفی سلمہ ربہ
مخدومی بعد سلام مسنون عرض ہے کہ مجکو اس مرتبہ رسالہ حنفیہ پر چند شبہات ہوئے ہیں وہ
کہ ایمان کا تعلق جس طرح قلب سے ہے اسی طرح کفر بھی قلب ہی سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اسپر دال ہیں

الذین آمنوا وعملوا الصالحات۔ وقالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا الآیہ الایمان ان تؤمن

باللہ وملٰئکتہ الحدیث ہلا شققت قلبہ الحدیث لیعلم اشکال یہ ہے کہ جناب نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہتک کفر ہے بشرطیکہ اعتبار بہ نص قطعی سے ثابت ہو اور اپنے معنی
میں صریح ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے پس سوال
اول میں جو آپ لکھتے ہیں کہ صراحۃ لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں الخ
اور اس لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں بعید از انصاف ہو اگر آیت لیعلم اللہ کو ملاحظہ

فرمایا ہوتا اور اسکی تفسیر لکھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہ ہوتی البتہ علم قدیم باری تعالی
کی نسبت اختیاری ہے یہی قائل کے کلام مین صراحۃ ہوتی تو حکم کفر کا چندان مضایقہ
نہ تھا اسیطرح سوال دوم مین بھی وقوع کذب ثابت نہین ہوتا ہان لزوم سے جہان اوسکو
جسکا جی چاہے کفر ثابت کرنا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے
حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہین صرف امتناع بالذات و بالغیر مین اختلاف
جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہین ہو سکتا ہان یہ امر دوسرا ہے کہ امتناع بالذات مرجح اور
اقوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اوسمین انکار کیا جاتا نہین ہے اور سوال
سوم مین جو حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف
مین لکھا ہے موجب کفر نہین ہو سکتا ورنہ نعوذ باللہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آئیگی جو
ہرگز جائز نہین اور سوال چہارم مین بھی کفر ثابت نہین کیونکہ اوس کلام کے معنی یہ ہین کہ
خو قائل نے کسیکو معبود نہ جانا تو یہ ہے نہین کہ جنت و نار و ملائکہ و کتب آسمانی و انبیا علیہم
السلام کو نہ مانا تو نعوذ باللہ آپنے ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم
نکال لیے جن سے کفر ثابت نہین ہو سکتا چونکہ عوام کالانعام نے خدا تعالی کو
چھوڑ کر دوسرون کو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہے ایسے محل پر یہ الفاظ کسی نے لکھے ہین تو
کیا کافر ہو گیا ہان کسیکے ذہن کے مطابق یہ مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم مین قائل
کچھ کہتا ہے اور آپ اوسکو کافر بنانے کے واسطے دوسری تقریر کرتے ہین ذرا
خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اوس کلام کی
سند مین کتب تصوف منقول اللفظ ہین اور سوال ششم مین دیکھنا چاہیے کہ قائل کی
نیت مین اگر نعوذ باللہ تحقیر شان رسالت آب صلعم منظور ہے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز میں تصور ہی کا فرق بتانا مقصود ہے اسطرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہیں اونکا تصور بوجہ کمال تعظیم و تکریم
کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا تو کفر نہیں
ہوسکتا اور سوال ہشتم میں وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین میں ہوا ہے کہ بوجہ
اختلاف رائے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ
رکھا اسمیں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہوگا جو کفر نہیں ہے ورنہ ایسے
لزوم سے نعوذ باللہ سب پر کفر عائد ہوسکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی
آپ نے جو اخیر میں لزوم و التزام کا فرق لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس دلائل پر نظر کیجاوے اور اپنی
قلبی خواہش و سب و شتم سے قطع نظر کر کے دیکھا جاوے تو مطلع صاف ہے
صرف اولے و عدم اولے غایت ما فی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہیگا
جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق زمانہ کے ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال
غصہ و غضب نمایاں ہے شاید بوجہ کمال جزم و تقوے ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں
ورنہ مومن لعان نہیں ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف میں غضب کیوقت فیصلہ کرنیسے
منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہیں ہوتی ہیں فقط اس غرض سے چند الفاظ مختصر
عجلت میں عرض کیے ہیں کہ آپکو متنبہ کروں کہ تمام علما و فضلا ہندوستان کے شہید
دہلوی کے تکفیر نہیں مگر بعض علما جنکو بطور ورثہ کے تکفیر وغیرہ ملی ہے وہ مجبور و
معذور ہیں وہ انکے سب و شتم کو مثل روافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہیں عجب
عجب تاویلات و تسویلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جسکو کوئی عالم
ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا مجھکو جواب رسالہ فرمانے کی ضرورت نہیں

ہان اس اجمال کو دس بیس جزو مین مفصل عرض کر سکتا ہون بشرطیکہ کوئی تسلیم کرلے اور عجب کہ اعجاب کل ذی راے برایاس زمانہمین شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کرینگے ہان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کسیکا کفر ثابت ہو جائے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو لوگ مشایخین مین دعوے الوہیت کرتے ہین اور خدا اور بندہ مین صرف اعتباری فرق بتلاتے ہین اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو پکارتے ہین اور الغل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہین اور مساجد کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہین اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین بلکہ مرید ہونا فرض اور سال مین ایکبار فاتحہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام شرع شریف کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا اونکا دین و مذہب ہو ایسے لوگون کو بھی خدارا فہمائش کیجیے اور اون کو اس جہالت سے نکالیے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر ورد زبان کیجاوے وما علینا الا البلاغ

محمد عبد اللہ

جواب این تحریر عتاب از فقیر عفی لہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ــــــــــ فقیر محمد عبدالوحید عفی عنہ بعد ہدیہ مسنونہ ملتمس
کہ نامہ نامی بنام فقیر تشریف لایا ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما
کر مستبعد نہ تھا کہ ان علماء کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گذرنا بعید نہیں مگر ساتھ ہی ارشاد
فرمایا کہ مجھکو جواب رسالہ فرمانیکی ضرورت نہیں پھر تاکیداً لکھا امید کرتا ہوں کہ آپ
اسکے جواب کی تکلیف نہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف عجب
کل ذی رائے برایہ کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت مین حاجت جواب کیا تھی
اول تو وہ شبہات خود ہی بدیہی البطلان جنھین ہر ذی عقل بہ نگاہ اولین صد پارہ کر سکے
پھر جناب نے کمال استبداد و توق و اعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر از انجا
کہ حدیث میں الدین النصح لکل مسلم ارشاد ہوا ہے چند حرف مختصر نہایت اجمال کشف
شبہات مین گزارش کرنے پہ مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور نگاہ تعصب
واعتساف سے محفوظ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ یقول
الحق وہو یہدی السبیل **گزارش اول** سب مین پہلے یہ عرض کافی جو
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو وافی کرمی خدارا ذرا نگاہ انصاف ساری تحریر
شریف کا مبنی ہی سر سے پا در ہوا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سبل السیوف ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سنکر انکار بالغیب قرار پایا یا ملازمان
سامی کو کوئی خواب ہوا حسب زعم اسمٰعیل دہلوی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا
ورنہ یہ تو آپکی شان علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اوسکا مطلب
اوسکی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہرا لیا اگر نا انکو اسقدر ملازمان سامی بیچارے
سلب میں تمیز نہ پاتے یا نیز وزر بان وزور وبہتان ہان کو نہ اور نہ کو ہان بنائے
افضاعت سوال میں تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک اسپر اور اوسکے پیشوا پر
حکم کفر لازم ہے یا نہیں آغاز جواب میں تھا وجوہ کثیرہ لازم ختم جواب میں تھا بالجملہ
اس گروہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور آخر میں تنبیہ نبیہ تو خاص اسی تصریح کے
لیے تھی کہ اگرچہ ہمارے فقہا کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علمائے کرام ہی تحقیق فرما
رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتینگے سکوت کرینگے الی آخرہ با اینہمہ تصریحات
واضحہ آپکی نظر بر سر تا پا کفر تکفیر تکفیر پکار رہی ہے کفریہ اوسکے متعلق کہتی ہے
لزوم کفر کفر نہیں التزام کفر کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں دوم
کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضًا متحقق تکفیر نہیں ہو سکتا سوم
میں جب کفر نہیں ایضًا تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم میں کفر ثابت نہیں
ایضًا لزوم سے کفر ثابت نہیں تو ایضًا وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضًا ہاں کفر چھوٹ بینا
مضمون دوسرا پنجم - میں قائل کو کافر بنانیکے واسطے ششم میں کفر نہیں ہو سکتا
ہفتم میں لزوم کفر ہوگا جو کفر نہیں آخر میں علمائے ہندوستان کے دہلوی کے کفر
نہیں ایضًا اگر بعض نے کیا بطور ورثہ کے تکفیر کی سب ایضًا وہ تاویلات سے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضاً تشبیح تکفیر و ۔ ذ زبان عرض جناب کی اس دو ورقی تحریر کا کفر
سے آغاز تشبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہیں
کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ بھی نہ ابوجہ کا تحاشا تیرا حضور
معاف نے مارے کی تو یہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی
ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں مانتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کرتے پھر
آپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب نے
جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس دھوم سے مگر آپکو ہر جگہ کفر کفر
کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بحکم لیوحی بعضہم الی بعض وحی
باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک ہی گزارش آگئی ساری نگارش ہے واصطفا
علیھم کی سچی بارش گزارش دوم تک آج جا بجا تکفیر تکفیر پر پھیرے پھیرے اور لزوم
کفر سے کفر ماننے پر یہ طرح پھیرے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعید از انصاف
ہی ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہی ایضاً
ایسے لزوم سے سب پر کفر عاید ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مکرمی جناب
نے شدت غیظ میں یہ جبر دستی حکم تو لگا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر
کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزارہا ائمہ دین بے فرق لزوم والتزام قائلان
کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامہ کتب فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط
تفرقہ وانکار اکفار جیسے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر بکثرت نصوص جلیلہ
ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سردست مزاج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور
نسیم الریاض کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تعریف حقوق المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
نسیم الریاض مین فرماتے ہین اما من اثبت الوصف ونفی الصفۃ (وہم المعتزلۃ)
فمن قال (من اہل السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم رای المعتزلۃ صرحوا
(عند المکفر لہم) بما ادی الیہ قولہم ومن لم یر اخذہم بمآل قولہم لم یکفرہم فعلے
ذہ بین المآخذین اختلف الناس (من علماء الملۃ واہل السنۃ) فی اکفار اہل التاویل
والصواب (عند المحققین) ترک اکفارہم اھ مختصرا دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم
کی بناپر کافر کہنا نہ کہنا دونون قول اہلسنت کے ہین اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
مگر تقصیر معاف فقیر کو خوف ہوکہ ملازمان والا کے ذہن مین اس عبارت عربی کا
مطلب کیا دخول پائیگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام سنے فہم مرام رہا حضرت مصنف
دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرمادیا تھا کفریات اسمٰعیل
پر ہر جگہ کلام علماسے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت
مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب مین ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جماہیر فقہاے
کرام اسپر حکم کفر ثابت آخر مین بعد نقل احکام وتفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ بالجملہ
جماہیر فقہاے کرام کی تصریحین ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذہان عالیہ
کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
انھین لفظون سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسلک
محقق تھا بیان فرمایا کہ لزوم والتزام مین فرق ہے ہم احتیاط برتینگے محتاطین
نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح ودرخشن سے دو مطلب
ایسے صاف مستفاد تھے جنھین ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہین کرتے

ان بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کہ بہت ائمہ اعلام لزوم پر
بھی حکم کفر فرماتے ہین اور مسلک تحقیق واحتیاط تخصیص التزام دونون طریقے
ایک بھی فہم جناب مین نہ آیا ادہر تو احکام فقہا کو حکم مختار حضرت مصنف جا کر ابتدا
خاتمہ تک سے کفر بولنا شروع کیا ادہر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین بلکہ جماعات
عظیمہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدارا
انصاف یہ کیا دین و دیانت ہے ایک اپنی جہین وچنان کے بچانیکو لاکھون
ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا و جرأت ہے پر ظاہر
کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سچ
فرمایا حدیث شریف مین حبک الشئی یعمی ویصم بکری جواب نوجواب خود مسائل فاضل کر
نفس سوال مین اسطرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہا کے نزدیک بنیر حکم کفر لازم ہے
یا نہین اور مطلب دول تو اس فقیر نے تمہید ہی مین نہایت روشن روشن ہے
گزارش کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
تھا کہ ندویون نیچریون نے جو کھلا اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہے
اوسکا در وغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سبحٰن السبوح سے وہ صاف صحیح
تصریحین نقل کرکے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمٰعیل دہلوی کو
بھی کافر نہین کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اوس سے بہت ہلکے ہین اونکے بابت
اس تہمت باطلہ کی کیا گنجائش تمہید در کنار خود اول صفحہ لوح پر یہی مضمون
موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھین بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود آن یہ ہے کہ الفال مع
بالمنطق آوازہ مخلوق نقارہ خدا دہلوی بیچارے کی قسمت مین اگر خدا ہی نے کفر لکھدیا ہے جو یاد صف

صریح نفی وانکار اہلسنت اوسکے معتقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب من یہ اوسکا بدلا آپکا لکھا ہمارا اسمین قصور کیا ہے ع جی ترا و ذ لیکن انچہ در آوند دلبیت ؛ گزارش سوم اگرچہ دو گزارش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر سامی کے جواب مین شافی ووافی مگر شاید جناب کو تسکا بہت رہ جائے کہ ہماری تفضیلی عذر نہ مٹائے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اعذار بارد سامی کو ٹھنڈا کر دیا جائے وباللہ التوفیق باد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و اعتراض سل السیوف کیطرف اشارہ ضرور لہذا اوسے جیف اسے سیف سے تعبیر منظور

جیف غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالے کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو صراحۃً لازم کہ اوسے بالفعل علم غیب حاصل نہین یہان صراحۃً اللہ تعالے کیطرف جہل نسبت کیا **قولکم**

اگر آیت لیعلم اللہ اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر دلیر نہوتی **اقول** اس آیہ کریمہ اور اسکے نظائر کی تفسیر مین حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مبسوط فتوے اون کے مجموعہ فتاوے **العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ** کے مجلد ششم مین مذکور جسمین کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علمائے سلف و خلف و توجیہ معانی و توضیح مبانی بروجہ احسن مسطور وہ فتوے زبان عربی مین ہے کہ سائل فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو ارد و کلام سمجھنے مین وقتین ہین تا بتازی چہ رسد مگر ہین تو اس جوش حمیت کا قائل ہون کہ اپنے امام الطائفہ پرسے الزام اوٹھانیکو معاذ اللہ عزوجل کا شئ جہل ثابت کرنے پر

مستند ہوگئے اور وہ بھی کا ہے سے خود اوسکے کلام کریم سے امام الطائفہ کی بات

بجائے اگرچہ رب العزۃ جل جلالہ ٹھہرے خواہ قرآن مجید باطل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

العلی العظیم اور ونکوارشاد ہوتا ہے لا زبان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود ہی

ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجوہ کثیرہ

علما نے ارشاد فرمائیں امام الطائفہ کے کلام کو اونسے کیا علاقہ علم سے علم اولیا مراد

ہے یا اعلام یا متمیز کر دینا یا رویت یا حجت یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک

من الوجوہ المذکورۃ فی کلامہم کلام امام الطائفہ میں انکی کیا گنجایش وہ صراحۃً

یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خدا سے اوسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اوسکی

تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم بمعنے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم

کو تاویل کرکے کسی اور معنے پر لیجایئے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھایئے تو اوس کلام کا

محصل اسی معنے مجازی یا مقید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص

ہوگی نہ حقیقی مطلق کی یہ صراحۃً توجیہ القول بما لا یرضے بہ قائلہ ہے یہ بھی جب کہ ممکن کسی

تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر محتمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اوسنے

انکار کرنی ہی نہیں معنی بنانا نہ بنانا تو دوسرا درجہ ہے قولہ لکم البتہ علم قدیم باری تعالیٰ کی

اختصاص کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چنداں مضائقہ نہ تھا اقول اوّلاً کیا باری

تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کے نزدیک علم باری قدیم

ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اوسکا علم نہیں ہو سکتا کیا غرقہ ضالہ کرامیہ کا دامن

تھامیے گا ثانیاً یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری

عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر یہاں عزیز ہے تو قدیم ہی کہیے گا

پھر اس علم غیب ہی کو دوسرا اختیاری کہا جسکے قدیم ماننے سے آپکو بھی چارہ نہین
انہو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملاے دہلوی کو کافر کہنا چندان مضایقہ نہین
رکھتا ثالثًا یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہین قدیم اور اختیاری
یعنی چہ ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہین صادر بالایجاب ٹھہراتے ہین جو مخلوق
بالاختیار جانتے ہین حادث مانتے ہین زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف
ہی مین عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور
حادث ہوگا **سیف** بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گرداندہ شود
پس منجر بتکذیب نفسی نگردد و سلب قرآن مجید ممکن ست **سیف** یہان
صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عز و جل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین
حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات
جھوٹی کر دی تو تکذیب کہان سے آیگی **قولکم** اسمین بھی وقوع کذب ثابت
نہین ہان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو **اقول اولا** یہان یہ اعتراض کب تھا
کہ اسمعیل نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
کہ جھوٹی ہو جانے تو حرج نہین عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیا کا کذب جائز ماننے والا
کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب اپنے
سے اعتراض جابجا اوسکی صریح تصریح اور آپ جواب مین فرماتین وقوع کذب ثابت
نہین اب یہ تو کیا کہون کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی
بھی لیاقت نہین ہان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہے کہ خدا کا کذب

واقع ماننے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہین ہوتا اور جائز جاننے سے امامت
طائفہ مین بٹا نہین لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمایئن علما نے کذب انبیا جائز ہی ماننے
پر بالاتفاق کافر کہا ہے اگر شریعت محمدیہ مین ائمہ کا مرتبہ انبیا سے کم ہے کہ انکا
کذب جائز ماننے پر حکم کفر دیکنا امامت مین بھی خلل نہین آتا ان مین عرض کرون
انبیا کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہوگا مگر دین وہابیت مین اسمٰعیل کی قدر خدا سے
زائد ہی کہ اسپر سے دفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہو انا للہ
وانا الیہ راجعون **ثانیا** غنیمت ہی کہ یہان لزوم کفر تو سرکار نے بھی مان لیا۔
کہ ہان لزوم سے جسکا جا ہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مدظلہ کا اسیقدر مقصود ہے
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو ہلکا جاننا کفر لزومی
سے امامت مین بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم **قولکم** امتناع کذب پر فریقین متفق ہین **اقول** سبحٰن السبوح تنزیہ سے دم
وچہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے **قولکم** یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہی
اسلیے اسمین انکار جائز نہین **اقول** این گل دیگر شگفت۔ مکرمی آدمی جب باطل کی
اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبورانہ اباطیل مین گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تائید
باطلات ہی سے ممکن تو وہ سر الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے ولپر ہاتھ دھر لیے
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الٰہی جل وعلا کی یکسر جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علی
صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کو بالکل ناقص وناتمام اور خود اسکے مقاصد ایمان یعنی
مسائل الٰہیہ مین تاحنا کافی کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکے
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناشے کسی ذلت کسی خرابی کو خدا تع

باریتعالی عزوجل پر محال نہین بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلا کچھ انکار فرماتی ہی
کہ آپکے زعم مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
نہین انا للہ وانا الیہ راجعون۰ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے
اسمٰعیل کی حمایت مین اللہ ورسول وقرآن واسلام پر ایسے گندے اتہام آپ ہی
کہیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بھلا ارشاد ہو اگر (۱) کہے دو خدا ہزار خدا الکھوں
خدا ممکن ہین (س) کہے اللہ عزوجل کا مرجانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہونا ممکن
(ع) بندون سے مغلوب وعاجز ہوجانا ممکن (ی) اُسے سولی دیکر مارنا ممکن
(ل) اوسے آگ مین جلا نا راکھ بربادکر دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن
ہین یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہین بنیوا توجروا
انا للہ وانا الیہ راجعون۰ مین عرض کرون ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم شاید نہ
وقت پیش آئیگی شاید برسون ماخذ مسائل کا پتا نہ لگے لہذا سبحٰن السبوح سے استعانت
کیجیے وہ ارشاد فرمادیگا کہ یہ سب مسائل کیونکر ماجرا ہین داخل ورشرع مطہر مین
کس کس طرح آئیں اقامت دلائل حیف اللہ عزوجل سے مصافحہ وکلام حقیقی
سیف یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی
دنیا مین ہمکلامی کا مدعی کافر ہے۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر **قولکم**
حق تعالٰی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے **اقول** اسمٰعیل کہتا ہے کا ہے کلام حقیقی
سنو آپ کہتے ہین الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہے یا تبدیل ایسی صریح مخالف
گڑھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہذیان جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا ہذیان کفر
اوراس بڑے بول کو کہ حق جل وعلا دست راست ایشان بدست

قدرت خاص گرفتہ جو پیرجی کی اعلیٰ فضیلت و افضلیت کے بیان کو لکھا دستگیری
بمعنی مدد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموماً حاصل کیا آپ ایمانا کہہ سکتے ہین کہ اس عبارت
کا مفاد بھی دستگیری مراد ہے یا بتا سکتے ہین کہ صبح سے شام تک رب العزۃ اپنے
بندون کی کرورون امور مین دستگیری فرماتا ہی مسلمان اوسے یون تعبیر کرتے ہون
پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہی اور اسکے بعد معنی حقیقی
چھوڑ کر مجازی کیطرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ درکار ہے
اوسکے خلاف پر قرینۂ واضحہ قائم اور بزور زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
زبان زوریون کی ذہن دوزی کو سل السیوف ص۱۳ مین خود عبارت تقویۃ الایمان
لکھکر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ یہ نفیس قاعدہ ہر جگہ ملحوظ رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا
جواب شافی ہے **قولکم** جیساکہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہی **اقول اولا** ائمہ
معتمدین کی تصانیف معتمدہ محفوظہ متواترہ مین ان لفظونکی تصریح دکھائیے کہ کاہے کلام
حقیقی ہم ہیشود **ثانیا** کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلح
سخنان عالی نظایر متشابہات دستاویز جواز کفریات ہین کہ جو شخص مرتا شخص جو کچھ
چاہے بکٹ ہو اور بزرگونکے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہین **ثالثا**
اسمٰعیل ان باتونکا قائل ہی نہین تقویۃ الایمان ص۹۵ وغیرہا کی تصریحات پر خاک ڈالیے
تو خود اسی کتاب صراط مستقیم کے بیان سیوم ص۸۱ از عمدہ مخالفان راہ حق ملحدان صوفی
شعار اند کہ از مخالفت شرع پاک نمیکنند بلکہ التزام آن طریق جزو میدانند و اشتغال
قبیحہ مبتدعہ شرکیہ امیز تعلیم و تعلم مینمایند و کلام الحاد را در عوام افشا میکنند حسب
افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست اورا بکشند و ہر کہ لائق تعزیر ست

اورا تعزیر کنند و اگر عاجز از امضاے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزار شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہہ ایشان را از قبائح انگارد
اللہ اللہ وہ جن سے بچنا جنھین مخل راہ خدا الملحد مشرک لائق قتل و سزا بتاتا ہے آپ انھین
مین اوسے اور اوسکے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہین یہ کیا دوسنی ہے معہذا اوسی انتخاب
کے دیباچہ مین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیر جاہل محض کے جاہلانہ کلمات کو
عالمانہ روش کے مطابق کرکے لکھا ہے دیکھو صفہ تو اوسکے کلام کو صوفیانہ چیستان
ٹھہرانا محض تحکم و زبردستی ہے عبارات مذکورہ مین مبتدعین کی صحبت دیکھنی اون سے
بات کرنیکی شناعت اونسے بشدت بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہے یہ ندوہ مخذولہ سے
کیسی چھپتی ہے اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہین تو اوسکے قبح و بطلان پر آپکے شہید
پیشوا کی شہادت مبارک رابعًا آپ خود انھین ضلالت بلکہ کفر یقینی جانتے ہین

ابھی ارشاد ہوگا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو مجکو انکار نہین چنانچہ

جو مشایخین دعوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندے مین فرق اعتباری بتاتے ہین
خامسًا تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتون کا کیا جواب
ہوا مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علماے کرام اسمٰعیل دہلوی پر کفر کے احکام و حاصل

وغیر زائل **حیف** اللہ کے سوا کسیکو نہ ماننا **سیف** ماننا ترجمہ ایمان کا ہے ورنہ

کفر کا تو یہ صراحۃً انبیا کے ساتھ کفر کا حکم ہوا **قولکم** اوسکے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالے کے

کسیکو معبود نہ جانو یہ معنی نہین کہ انبیا کو مت مانو **اقول** اللہ اللہ حبک الشئ

یعمی و یصم جو اوسکے خاص لفظ ہین یعنی ماننے کا انکار اونکا انکار کیجیے اور اپنی طرف سے
نئی گڑھیے مت مانو یعنی نمان نمانے نمابنو تو صراحۃً اوسکے کلام مین موجود ہین انکا انکار

ایسا ہی ہی کہ کہیے اسمعیل دنیا مین پیدا ہی نہوا آرہا تہا ان کے معنی جمود نجان اسکا
مطالبہ ہی کہ یہ کہاں کی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل السافلین کا جہان
کے لغت اسمعیل بولا اور آپ سمجھے اردو مین تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی
وعرفی موضوع لہ و مستعمل فیہ وہ ہین جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یون صنع
تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑین کہ وہ
کہہ سکتا ہی میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک ولی اور اسمعیل کی نسبت
ان امور کا خود آپکو اقرار حضرت مجیب مدظلہ العالی نے ایسی ہی ہو جسکے رد کو خود
اسمعیل کی گواہی اوسکی تقویۃ الایمان صہ۵ سے دلادی تھی مگر شدت عصبیت کچھ
دیکھنے بھی دے **قولکم** بطور لزوم نکال لیے **اقول** اتنا ہی مطلب تھا کہ اسپر لزوم
کفر ہے اسکے آپ دوبارہ مقر ہوئے **قولکم** عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا
پورا حاجت روا بنا لیا ہی ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا **اقول اولا** یون کہ
اوسنے انبیاے کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا **ثانیا** پورا حاجت روا بمعنی مستقل
متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہابیہ ظالمین کا محض افترا ہے بنیاد ورنہ معبود
جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنے یہ ٹھہرائیے ہان ماننا ضرور تھا اوسی سے منع کیا اوسی کفر
ہوا **ثالثا** وہابیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں سے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ
زائد اور اوسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہی ایسے محل پر کوئی آدمی کافر مرتد ملعون
بمعنی خاطی مخطی تارک اولی لکھے تو آپکو کیون برا لگے **حیف** بعض اولیا کو بے توسط
انبیا وحی احکام شریعت و عصمت ملنا اونکا من وجہ احکام شرعیہ مین تقلید انبیاے
سے بے نیاز اور انبیا کا ہم استاد ہونا **سیف** یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیسا حساب

شریعت قولکم قائل کچھ کہتا ہی اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین پھر ملاحظہ فرمایئے
اقول قصور معاف یہان کچھ نہ بنی نری اوڑان گھائی پڑ ثالی کہ وہ کچھ کہتا ہی آپ کچھ
ذرا اوس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مکری آپکے یہان تو حمایت اسمٰعیل مین صریح تحریف
وتبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہان ملاذ ممان
ساحی کیون نخاک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی بنگالے مین وہابیت کا
وعظ کہنا اور عصمت سے مراد پنجاب کی سرحد پر ولائتیون کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
چھٹی ہوئی قولکم اس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحد اللفظ ہین اقول اولاً
اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنیہ ہین علی الکذبین کے حکم سے
خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ قشیریہ
تعرف تنویر وغیرہا آپ سبکے مدعی ہین تو ان کتب معتمدہ مستندہ متداولہ مین ضرور
ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے مین محل تنزل مین بہت کچھ کہہ سکتا ہون مگر ملاذ ممان
ساحی جو اپنی ترنگ کی امنگ مین ٹرا بول بول گئے ہین اوسی پر مطالبہ کیون نکرون
آپکی تکلیف گھٹانیکو برسبیل تنزل کیون اوترون ثانیاً اوپر گزارش ہوچکا کہ وہابیہ
تصوف کا قائل نہین ثالثاً آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو عیاذاً
باللہ کافر جانتے ہین پھر ایسون سے کیا استناد رابعاً یہان تو اس عذر کی گنجائش
ہی نہین وہ صراحۃً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہا ہے کہ ندانی کہ اثبات
وحی وعصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت ست آپ تصوف لے دوڑے حسین آپکے
نزدیک ادعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہین خاصا شاہ عبد العزیز صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب وامام قاضی عیاض کی عبارتون کا کیا جواب ہوا حضرت

مجیب مدظلہ العالی کا مدعا نو ثابت رہا حیف شدید لعین بعید نمازین قصور

اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عنیدہ سیف

یہ صراحۃ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اونکی شان مین

ادنی گستاخی کفر فتو لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہے تو کفر ہے

اور تصویبین کا فرق بتاتا ہے تو نہین اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی اسکے

سوا کیا عرض کرون کہ عملداری اسلام اوٹھ جانے پر سجدۂ شکر ادا کیجیے اسمٰعیل کی قبر پر

گھی کے چراغ جلایئے اللہ اللہ اللہ اللہ انا للہ انا للہ اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین ایسی ناپاک گالی سنیے اور نیت تحقیر

ڈھونڈھیے پھر بیے دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو جب صاف

دشنام پر بھی آپکو تحقیر نہین سوجھتی تو کب سوجھیگی سوجھے تو جب کہ دلمین محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی کچھ عظمت ہو ہان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر ع ہر سخن

وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ

صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت اوسوقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام

الطائفہ کا مقابلہ نہ ہو اور جب اعظم معظمین نجدیت حضرت اسمٰعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو

تو اوس کے مقابل خدا کی تو گنتی نہین رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ مین ہین ثانیا اللہ

الانصاف للہ انصاف برا ماننے کی بات نہین مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہون اگر

کوئی بے تہذیب شخص سرباز ار مثلا ... کو گدھے کا بچہ کتے کا پلا سوئر کا جنا کہکر

پکارے تو وہان بھی ہشیں ولیس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر

منظور ہے یا نہین سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسمٰعیل علیہ ما علیہ کی ٹھیکری اٹھاکر

ملاحظہ کرین کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہان گنجائش رکھتا ہے جہان نفس لفظ دونون پہلو تحقیر وعدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جسمین دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہین تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہ سنلو ہم کہین خدائے قہار کی لعنت اون ملاعنہ پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو ایذا دی اور اُن اشقیا پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مقابل اون کے بدگو خبیث کی جانب داری کی اور آپ کہین آیین الا لعنۃ اللہ علے الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ وعلی الفاجرین الغادرین الذین ایرعون جانب من یوذی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علی رسولہ وآلہ وصحبہ اجمعین ثالثاً فرق تصور نہین بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا توہین و تحقیر جبھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہوا ور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان دیو وبکر اداکیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام اسمین ہے کہ اوس شقی نے فرق کیا اور کسطرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہون کوئی اسمعیلی اسمعیل پرست فلانکو ... پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ ... علم مین عمل مین فضل مین کمال مین اوسکے پاسنگ بھی نہین اور اسے یون تعبیر کرے کہ وہ بڑا ابھٹر نتھی بل ڈاگ تھا اور ... ابھی چند روز کے پتلے ہین تو یہان یہی سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہے یا صرف حزبین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت صرف اسقدر ہے کہ اگر کوئی خاص اون کی تحقیر کے لیے سوق کلام کرے جبھی اور کوئی مطلب ادا کرنا مقصود نہو اور پھر وہ صراحۃً اقرار بھی کردے کہ اوسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب صرائح الفاظ بھی کافی نہین تو علم نیت بے اقرار

قائل کیونکر متصور اوسوقت اوسے تحقیر سمجھینگے ورنہ ہزارون گالیان اللہ و رسول
کو دی کفر نہین ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیر پر علم نہین
اگر اسیکا نام اسلام ہے تو ایسے مخترع شنیع قطیع اسلام کو مسلمانون کا سلام ہے انا للہ و
انا الیہ راجعون - رابعًا اسکے بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث اسمعیل سے
اسپر بوجہ آخر لزوم کفر بروجہ قاہر ثابت فرمایا اور اسکے قول عناد و فساد اور حضرت
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑایا یہ سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا
اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق اقصوئین کی حقیقت کھلتی اور
کہ اس تحریر مین ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو چھوڑ دیکر اسمعیل کا بول بالا
کرین احقاق حق اصلا منظور نظر نہوا حیف نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے کو
پھر ایک باد شام کیطرف سے سو نہ رہیگا کوئی کہ اوسکے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو سو
پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا حیف یہ کھلم کھلا اپنے اوپر اور تمام پیرو دن کے کفر کا اقرار ہے
کہ جب یہ ہو ہی زمانہ ہے تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہین سب کافر بت پرست ہین
جنمین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہو تو لکم مفتم بین وہی اختلاف ہے
جو بعض مترجمین کو ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا
اسمین کفر لازم نہین آج رہو تو لازم ہوگا جو کفر نہین اقول للہ خدارا کچھ ایمان و دیانت
سے بھی کام ہے یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ عوام ہے اولاً کیا آپ اپنی ایمان سے
کہہ سکتے ہین کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرانے مین کسی دعلم نہین وہی عقل ہی نے کبھی خلاف کیا
اور اسے گزشتہ بتایا کسی نا سمجھون کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے مین جسے
گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روے زمین کے مسلمان یا خود ہی ٹھہرانیوالا کافر ٹھہرے اختلاف پڑا

ہان یوم تأتی السماء بدخان مبین مین علما مختلف ہوے عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا یہ دھوان قریب قیامت آئیوالا ہی عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر بین گزر گیا ایمان سے کہنا
کیا اختلاف اسمعیلی کہ سب مسلمان کافر ہوگئے وہی اختلاف متقدمین ہی کہ دھوان
آگیا یا آئیگا کیا کسی محض بعلاقہ لگاؤ مسئلے مین ماضی و مستقبل کا اختلاف کہین ہوا ہی
اگرچہ اوس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل پر کچھ الزام صلا نہ آسکے دستاویز مطلق ہی
کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل مین اختلاف کردو کچھ مضایقہ نہین اگرچہ اُس اختلاف
سے صراحۃً کفر لازم آئے اگرچہ ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی
کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا للہ وانا الیہ رجعون۔
سرکار کیا اسیکا نام ایمان وحیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہوکرتا ہی خدا کو ایک جانکر
کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہین کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
رخصت نہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ہمثانیا مثلا کوئی اسمعیلی کہے
ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب صراط میزان نعم الٰہ جنان
یہ سب وقائع واقع ہولیے قرآن و حدیث نے خبرین دی تھین سو مخبر خدا کے فرمانیکے موافق
ہوا اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہوگا یہ بھی وہی اختلاف ہی جو بعض متقدمین مین ہوا
ہی کہ بعض نے ایک واقعے کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اسمین کفر نہین بینوا
توجروا ثالثا سرکار نے نہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔
نہ دجال لعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
ٹھہرا دیا جب وہ ہو اچلگئی تو عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول اوس سے پہلے ہولیا اور کافر

خروج اوسنے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجال ثانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی خذلہ الله
کو ٹھہرا لیتے یا ثانی نجدیت اسمعیل دہلوی علیہ ما علیہ کو مگر عیسی مسیح ابن مریم کیسے ہی بنا لیتے
کس خبر نبی کو رسول الله وکلمة الله وروح الله بنا لیتے گا یوں بھی لزوم کفر تو ثبت
نفر تھے ع قضائے نبشتہ نیاید ستردہ رابعاً تقویۃ الایمان صفحہ ذکر مال حلبہ
ہوا اسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اغراض سے جمائی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہان لزوم کا کیا محل صاف
التزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جملہ مسلمین کا التزام جلانیہ ہے۔ اب وہ
احکام مبارک ہون جو سل السیوف کے صـ۱۹ سے صـ۲۷ تک ارشاد ہوئے جنسے آپ
اپنے اس خط مین لـ صلاتام کو بھی تعرض نہ کرسکے گویا آپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز
دیکھا ہی نہین الزام خصم آپنے اچھے اٹھائے یعنی سب اوٹھا لیے سب سہار گئے ع
آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولکم** ورنہ ایسے
لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہوسکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین **اقول** کیا اسمعیل
اور عائد ہوگا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ہان یہ تدو کا اعتقاد ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقاد سے کفر لازم ہے دیکھو رسالہ اتفاق
ورد اوہام۔ **گزارش چہارم** الحمدللہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذر و نکا حشر بھی
دیکھ لیا اسے صدر و ختام و وسطا وی کلام ہین ہد و لایاز اکیتین اور باقی ہین اونکی بھی نازبردار
برداری کردن اور الزام سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھون وباللہ التوفیق **قولکم**

ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ **اقول** **اولاً** کفر کا تعلق جسطرح قلب سے ہے

اسیطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا
دشوار ہے آپنے اسمٰعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہدینے کی جسارت
کی کیا آپکو اوسکے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اوسنے کلمہ پڑھا اس سے اسلام
ثابت ہوا ہم کہینگے اوسنے کفریات بکے اس سے کفر لازم ہوا کیا کلمہ پڑھکر چھٹی ہو جاتی
ہے کہ جیسے چاہو کفریات بکو کچھ پرسش ہی نہین ثانیاً ایک شخص نے بے اعتقادی
بلکہ براہ ہزل و استہزا اللہ و رسول و قرآن پر قہقہے اوڑائے اور دشنامین سنائین
کیا وہ کافر ہوگا یا نہین اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے
قل اباللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن ۝ لاتعتذروا قد
کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اوسکی آیتون اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے مسلمان ہوکر اسکا نفیس بیان الکوکبۃ الشہابیہ مین
ملاحظہ ہوا اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیسا ثابت ہوگیا ظاہر ہے کہ ہزل
واستہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہین مثلاً کوئی شخص براہ تمسخر . . کو گدھا کہے
تو وہ ہرگز . . کی آدمیت سے انکار قلبی نہین رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے
اپنے آپکو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کیطرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے بااینہمہ مندرون
مین جاکر بتونکو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتونکی دہائی دے انھین کا پے
اُنسے مدد مانگے آپکے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہوگا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور مذکورہ
اسلام ہی ثابت رہیگا برتقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپنے اوسکے کفر پر
کیونکر حکم کفر لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہین افلا شققت عن قلبہ جب وہ کلمہ پڑھے ہمارے قبلے کیطرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو اپکے طور پر بحکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ تعالی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من صلے صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک
له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته اب کہ آپنے اوسے کافر بنایا ایک مسلمان
کو کافر بتایا اور یہ بحکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے
ہین ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما بر تقدیر ثانی جب امور مذکورہ کلمہ
خوانی وغیرہ کے ساتھ بتونکو سجدہ اونکی دوہائی اونسے استعانت نے ثبوت
اسلام مین خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر
مشرک ہو سکتے ہین کیا یہ کلمہ خوان نہین یا ہمارے قبلکو نماز نہین پڑھتے یا ہمارا
ذبیحہ نہین کہاتے اور جب یہ مسلمان ہین اور ضرور مسلمان ہین اور اسمعیل صاحب تقویۃ الایمان
مین انھین کافر بنایا انھین اور ابوجہل کو شرک مین برابر ٹھہرایا تو بحکم حدیث مذکور آپ
کافر ہوا غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر اسمعیل
جو چاہیے پسند فرماییے۔ ہین نہین تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے سرکار ہی
کو کسیطرح کفر سے مفر نہین دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑیگی کہ آخر
خطا مین غوث پاک وحضرت علی کے پکارنیوالونکو کافر فرمایا ہے کہ کردو نیافت جاد
کن را چاہ در پیش رالیگاو ہو لحل انکار قلبی سے مراد اوسکا وجود نفس الامری یا ظہور
عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت
کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت
کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہین نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار
کہہ سکتے ہین تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اوس شخص کا انکار قلبی ہمپر ظاہر

نہ ہو جاوے ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہے اب اتنی گزارش کہ یہ
ظہور اسمین محصور کہ ہمین اُسکے انکار قلبی پر یقین قطعی جازم حاصل ہو جاوے خواہ یون
کہ اللہ و رسول خبر دین یا ہم اوسکا دل چیر کر انکار آنکھون سے دیکھ لین یا ظہور عام ہے
کہ بطور مذکور ہو یا بذریعہ امارات و علامات اقوال و افعال یشق اول صریح البطلان
و نہ لازم کہ سوا اون چند معدودین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وارد ہو چکے
جیسے ابلیس و فرعون و ہامان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکین کہ اُن کے باب مین نہ وحی آئی نہ ہمنے اونکے دل
چیر کر دیکھے نہ ہمین علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہان اور نہ اوسکے حکم کفر
باطل و زیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف اور قرآن و حدیث کے
نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہے لاجرم شق اخیر ہی متعین و ضرور حق ہے
بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائین جو
علامت انکار ہو حکم کفر نہین کرسکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیب تلبیس المہاد رسید
کہ اسمعیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہین وہ بھی انھین علامات و امارات کی بنا پر
ہین جنکا ثبوت بہ نشان صفحات اوسکی کتابون سے دیا گیا اور ملازمان سامی
نہ اوسکا انکار فرماسکے نہ اونپر سے علماء کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ نداے
بیمعنی و صدائے بے ہنگام یعنی چہ **قولکم** ہلا شققت قلبہ الحدیث **اقول اولا**
شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہین لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سن لیا جسے حدیث
سمجھ لیے ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہین۔ پھر بھی غنیمت ہے یہ جری جسکی حمایت
مین سرکار یون دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول جل جلالہ

وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا صریح خلاف فرمارہے ہین قرآن و حدیث کے معنی مدہٖ
اپنے جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دینا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھ
اسکی سنی معتقد پارٹی طائفہ ندویہ بنا قرآن گڑھا ہل تستطیع ربک بالغیبہ
کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو نہی حدیث ہی گڑھی ثانیاً سرکار نے یہ حدیثہ
سمجھکر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو صراحۃً ہمارے موافق ہے سیدنا ابن سیدنا
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما نے جہاد مین ایک کافر پر حملہ فرمایا اوسنے لاالٰہ
الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ رک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جا
حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے خوف
کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا تو نے اوسکا دل چیر کر
کیون نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوسنے دل سے کہا ہے یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمین کسی کے
ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اوسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہین کہ علم غیب کی حاجت
ہمین کیا راہ ہم اوسپر کارروائی کرینگے جو اوسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو جسطرح
لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگرچہ ایمان تصدیق دلی ہے یونہین
مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان مین گستاخی کرنے کذب الہی کو جائز کہنے
پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ انکار قلبی ہے۔ **قولہ** آپ لکھتے ہین صراحۃً لازم کہ لئے
بالفعل علم غیب نہین اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہین **اقول** تحقیق جواب
سابقاً معروض مگر افسوس کہ مانڈان صاحب نے لزوم لزوم کا نام سنلیا اور سکے
معنی اصلا نہ سمجھے محققین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہین دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہین فرماتے وہان لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحۃً ثابت و مفاد جلی نہو
بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسکیطرف مودی ہوجائے تو شتمل بانیظر ظاہر اسلام
مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ ہلو یا خفائے لزوم کے باعث اوسکا لزوم
ہی نہ مانا او احتمال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت
ہو جسمین نہ اصلا خفا نہ انکار کی گنجائش وہ بھی مذہب قائل نہ قرار پائے اور لزوم
والتزام کا جھگڑا آڑے آئے یہ جہل اوضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف و نسیم الریاض
کی عبارتون سے گزرا من قال من اہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا
عند المکفر بما ادی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے نہ فی الحال مفاد مراد نہین کانہم صرحوا
دیکھیے کہ حقیقی صریح مین نزاع نہین یہین کلامین مذکورین مین ہے من لم یرا خذہم
بمآل قولہم لم یر اکفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم و نحن
وانتم ننتفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلناہ
یہان مآل دیکھیے یؤل دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداءً قائل کے عدم تنبہ کا اشعار
لا نقول دیکھیے ننتفی دیکھیے بل نقول لا یؤل دیکھیے کہ ہنوز اوسے گنجائش انکار
نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولی مین ہے دریافت کرنا اختیار مین ہو کہ
جب چاہے کر لیجیے اسے سنکر ہر جاہل گنوار بچہ بچہ جبکہ عاقل ہو قطعًا یہی سمجھیگا کہ ابھی
معلوم نہین ہان معلوم کر لینا اختیار مین ہے اسمین کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدمات
کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجائش انکار اسے لزوم بینٓ معلوم نہ کہیگا مگر مجنون ملوم استیٰ
حضرت مجیب مدظلہ نے صراحۃً لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی لازم
اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحۃً اور اسکے بعد کا جملہ سارا ہضم فرما گئے کہ یہان صراحۃً

اللہ تعالی کیطرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دینی لزوم بھی مانع تکفیر ہو
تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر منائیں مثلا کوئی شخص زید کو خدا کہے نہ بایں معنی
کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہے بلکہ یون کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے
اسکے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتا ہے کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہیں اگر کہیے
نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیے ہان
تو جناب کسلیے ہان آپ فرما چکے ہیں کہ انکار ما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفر ہو
بشرطیکہ نص قطعی صریح ہو یہان کونسی نص میں آیا ہے کہ زید خدا نہیں اور اس منطوق
صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالیے گا وہ لازم کلام پر کلام ہوگا جو لزوم ہے
نہ التزام اور آپ فرما چکے ہین کہ لزوم سے کفر ثابت کرنا یہ طریقہ اصول اسلام کے
بالکل خلاف ہے بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
خود آپکی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف ایک مفر کدھر ہے۔ کیا خوب
مین مثال فرض کیون کرو سرکار خود ہی جو خاتمہ مین فرمایا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت
ہو جاتے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے ہین انکی
کفر و شرک فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپکے جوابین وہان کفر گنا دین اور نہین سب سے سخت تر
یہی ہین مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپکے تفرقۂ لزوم و التزام پر یہان کفر نہین نکلتا تو
آپنے بلا وجہ محض لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام بنے اور
احادیث صحیحہ کے حکم سے بار بہا احد ہما کے مستحق ٹھہرے اب اپنے لیے بھی کہیے گا کہ احادیث
صحیحہ سے کفر ثابت ہو جاتے تو مجکو انکار نہین شاید انکار نہ ہونگے یہی معنی ہیں کہ آپکو کفر قبول و
منظور ہے اگر و دینا ثبت۔ بالجملہ کفریۂ اولی مین علم قدیم الٰہی کا انکار کلام اسمعیل مین ہرگز لزوما

ثابت نہیں بلکہ بالیقین التزامًا ہے آپ اپنا لکھا یاد فرمائیں کہ علم قدیم کی نسبت
اختیار کی صراحت ہوئی تو علم کلام چندان مضائقہ نہ تھا حضرت مجیب فاضل کا
اسپر بھی تکفیر نہ فرمانا اوسکا منشا ہے جسکی بنا پر محققین نے طائفۂ مذکورہ کو
صرف بدمذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا ہے آپکا اسمٰعیل بھی اس قول باطل میں یقینًا
اوسی گمراہ طائفے کا ہے وہ کہنے بہ ضلالًا مبینًا تو کہیں یہ معنی کہ جنت و نار و ملائکہ و کتب
آسمانی و انبیا علیہم السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکالے
جنسے کفر ثابت نہیں ہوسکتا اول سرکار نے دیکھیے کسطرح یہ لزوم لزوم
سبق خوب یاد کرلیا ہے محل ہو یا نہو اسکی رٹ لگادیتے ہیں اوسکا قول تھا اللہ
کے سوا کسیکو نمانے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نمانو اسکے سوا کسیکو
نمان یہ سلب کلی ہے جو تھے لفظ تھے اور وکو ماننا محض غلط ہے ایجاب کلی ہے کیا اون
تین میں عموم سلب اس اخیر میں شمول ایجاب ان لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم
آجاتا ہے کیا عام کے نیچے اسکے افراد کسب صریح لفظ داخل نہیں ہوتے بطور لزوم
سمجھے جاتے ہیں سرکار سمجھے ہو عقل کے موافق فرمایا کریں یا مخالف دین و عقل دونو
لزوم نہیں التزام ہے یہاں دقیقہ یہ ہے کہ کوئی کافر سا کافر جب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو
گمراہ کرنا چاہے تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پردۂ تاویل میں مثلاً
صاف صاف کہدے کہ حشر جھوٹ ہے جنت غلط ہے نار باطل ہے تو ہر جاہل سا جاہل
مسلمان اسکا کفر سمجھ جائے جال میں نہ آئے لہٰذا انکا انکار ہیر پھیر کیطرح کرینگے تو یوں
کہ حشر ضرور حق ہے مگر اس سے مراد حشر ارواح ہے نہ حشر اجساد جنت و نار ضرور ہیں
مگر کچھ روحی لذت و الم ہیں نہ یہ مکانات ملائکہ قوت باطنی کا نام ہے ابلیس قوت بدی جن

جنگلی آدمی آسمان مطلق بلندی وغیرہ ذلک جب علامہ ضروریات بین چہ جائے جہل مجرب مشاہدہ اور
اونکی عرض فا کا مساعد تو خاص خاص الخواص یعنی نفس کلیہ طیب سے بہ کھلم کھلا انکار اونکی تمام
و نہایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے ارادہ مین شبہہ نے راہ پائی اور ہمارے علمائے
محتاطین و محققین نے تکفیر مین احتیاط فرمائی مگر سید ہمارے علما کی شدت احتیاط
دیکھا ور بدگو مفتری اپنے افترائے تکفیر کو مٹہ کر رد کرئے و بید الحمد قوله کم جناب رسول
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال
تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا
اقول اولا غنیمت ہو کہ آپنے اون الفاظ کا فرمنشی مین بہت تبدیل و تخفیف کی تاکہ
مطلب تو سرکار کا بہی ضرور ہوا کہ محمد مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی
عبادت مین تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون مشرکون سے تشبیہ
حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد بقیہ کلام سل السیوف ملاحظہ ہو کہ خدا و رسول سے تشبیہ
و مشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کرنیوالے ٹھہرتے ہین نماز مین حمد وغیرہ
عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و قریب
تکفر ہوئی جاتی ہو شکر یہ کیا کفریہ ہونیکو کافی نہین ثانیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کا نماز مین تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہوئے محبوب رب العلمین
کیون ہے خدا نے اونکی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمانون کو مسلمان
کیون بنایا اگر یہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرمارہا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموما ہر شے
تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہین لا اقل نفس مشابہت
تو منفر نہین پھر کیا شرک کی مشابہت جبھی حرام ہو کہ خوب کثرت سے ہو زیادہ تر بہر من تشبہ بقوم

فہو منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہے نہ زیادتی کی تو اب سرکار نے نفس نماز ہی حرام
کردی اور کچھ نہ سہی تو اپنے افعال رکوع و سجود و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں
ہوسکتی کہ فعل اختیاری بے تصور متقدم بوجہ ما صادر نہیں ہوسکتا بلکہ عاقل کو تصدیق بفائدہ بھی
ضرور جیسے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے مفر نہیں
سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ ڈھول بہت کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون قولکم
بہتر یہ ہے کہ نفس دلائل پر نظر کیجائے اقول یہی نظر تو سرکار نے نہ کی ہر قول کے ساتھ جو دلائل
مذکور تھے اونکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولکم صرف دلیل وعدم دلیل غایت فی
الباب جواز وعدم جواز کا اختلاف رہجائیگا اقول سرکار زبان آگے بارہا چلتے ہیں کسی
کفریہ پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یوں دامن کشاں گزر گئے گویا دیکھے ہی
نہیں اور بعض جگہ صاف صاف لزوم کفر کا اعتراف کرلیا اور جہاں کچھ حرکت مذبوحی فرمائی وہ مطلب سے
محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں اور اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھے جنکی
تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ اسے ادلے وعدم ادلے کا اختلاف بتاتے ہیں یہ نفرمایئے کہ
لزوم کفر وضلالت بر دہلی اسمعیل تو یقیناً ثابت ہاں تکفیر وعدم تکفیر میں اختلاف ائمہ
فقہا و متکلمین ہے قولکم جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اقول ائمہ وعلمائے
سابق زمان کے اقوال سے احکام کفر ولزوم کفر ثابت کیے ہیں جنکا آپ کچھ جواب نہ دے سکے
پھر کسی کا قول لزوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ تو دو بنا شد کہ سب بیدینوں بددینوں سے انکا
فرض وداد ایمان یہ نہو تو ایمان مدارد و نماز روزہ اکارت قولکم مومن لعان نہیں ہوتا اقول
مگر حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان اقدس پر طعان مومن ہی نہیں رسالہ چھپا ہوا آپکے سامنے موجود
ہے اول سے آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے محتاطین کا یہ ادب کہ جب تک

معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت ہو جائے کسی شخص معین پر لعنت کرنی
اگرچہ اسمٰعیل دہلوی ہی کیوں نہ ہو ہاں سالے بھر میں وس فحش گالی کو ملعون قول لکھا ہو
کہ مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیا اولٰہا حکایت
شوق چرایا اور اس پیشتم کو اگر بندہ مسلمان نے ملعون قول کہا تو اسے شان بنایا اسکا جواب
عرض کرسکتا ہوں [illegible] غلامۃ الاکذاب الا شہران بھی کو سمجھ ہو رسالہ میں ایک شخص ضرور
لعنت لکھی ہو وہ کون دجال العین آپ ناحق کے نزدیک اوس ملعون کا لعین ہونا تو یقینی قطعی ہے مگر
شاید طبع نازک کو یہ بھی گوارا ہوا اسلئے کہ [illegible] اچھا شروع [illegible]
حضرت امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم شاہد عدل گواہ ہوا ہو دیکھو حضرت [illegible]
رسالہ النہی الاکید عن الصلٰوۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ بنایا مطلقاً کسی شخص
پر لعنت شان مومن کے شایان نہیں ہے یا صرف فاسق پر شق اول تو سخت ملعون [illegible]
ہیں بغیر ان کی تخصیص کے لعنت موجود خود قرآن عظیم ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان
اقدس میں کلمہ گستاخی کہنے والوں کی نسبت فرماتا ہے لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم
عذاباً مہیناً اونپر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اونکے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت
کی مار اور شق ثانی پر آپ پہلے یہ ثابت کر لیجئے کہ دجال العین وہ قول ملعون مستحق لعنت نہیں تھا
اور [illegible] کہنا کچھ بھلا بھی معلوم ہوتا تو اللہ غضب کے وقت فیصلہ کرنے سے منع فرمایا ہے اقول غضب
نہیں مجہول [illegible] غلطہ کا ناشی ہو تو لکم میں جیسے الفاظ تعلیم میں کس کہیں اقول
جبھی تو حق سے جدا پڑے ہیں [illegible] من الشیطان [illegible]
اہلسنت کی کرامت دیکھئے ابھی آپنے بہ علت غضب [illegible] اضافی کیا تھا [illegible]
کی امید نہیں ہوتی وہ تو آپکا اپنا وطیرہ تھا جسکے [illegible] پر دلائل ساطعہ سن چکے ہیں یہاں اسی

زبان میں اسمٰعیل نے خود پہلے اقرار کیا کہ میں نے یہ الفاظ عجلت میں لکھی ہیں ظاہر ہے کہ عجلت
میں ایسا اتفاق کیا ہوتا ہے کہ یہ حدیث شریف بھی ہے العجلة من الشیطان تو کم سے کم ضرور تھا کہ بعد کو
متنبہ ہو کر توبہ کرتے تمام علما ہندوستان کے دہلوی کے کفر میں اقوال اولاً واقعی نہایت عجلت ہوئی کیونکہ
اپنی فضل و نہایت میں حقیقت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کہ علما ہندوستان کے اقوال اپنے
نقل کیے جس سے یہ غرض حاصل ہوئی ہاں شاید علما ہندوستان سے خود اپنی ذات مراد لی ہو تو اس عجلت میں
یہ دو صفحے کی تکلیف بھی ناحق اٹھائی اتنا ہی لکھ دیتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر تھا یہ پہلا غرض
مقصد بھی حاصل ہو جاتی ثانیاً یہاں تکفیر کا دعوی خود تھا اور اُنکی ضلالت پر تمام علما اہلسنت
حنفی و غیر حنفیہ ہی متفق ہیں اور شاہ عبد العزیز صاحب مولانا رشید الدین خان صاحب دہلوی و غیر معاصرین
اسمٰعیل کے اور بعد کے فتاوی و رسائل مخفی نہیں یا آپکی طرز ادا پر کہوں کہ تمام علما و فضلا
ہندوستان کے مرید دہلوی کی خبر نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور رشتہ کے ضلالت و بطالت کی ہے وہ مجبور
معذور ہیں وہ مثل یہود کے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص و توہین کو داخل ایمان سمجھتے
ہیں اور عجب عجیب ولایات و تسویلات دہلوی کے کلمات کفریہ کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں جسکو
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ثالثاً یہ ہندوستان کی قید احترازیہ اپنے
جہل کو لگا لی کہ حرمین طیبین کے علما و فضلا آپکے امام دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہیں اور انکے
فتاوی مطبوعہ و مخطوطہ سے ظاہر ہو لکھم بعض علما جنکو بطور رشتہ تکفیر وغیرہ کی اقوال وغیرہ میں
تضلیل و تفسیق بھی داخل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ واضحہ سے ثابت ہو چکی سکر سے ہی جن کا
بال تک بیکا نہ ہوا اور تفسیق کی تجویز خود کلام سابق سے مستفاد ہے کہ علما فی البدعہ جواز و عدم جواز کا
اختلاف ہے جائیگا عدم جواز کا اور وہ یہ صغیرہ اور صغیرہ بعد اعتیاد کبیرہ اور کبیرہ موجب فسق ہوا اور بر
اعتیاد حتمی الصدق تو یہاں کسی گمراہ بدین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا بدیوں کا ایمان ہے

مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و تسویل شیطانی ہے قوم کو مثل روافض کے خارج از
اسلام سمجھتے ہین اقول نا مستحق ہونا آپ ثابت نہ کر سکے اور مستحق کی تکفیر و تضلیل خارج از
اسلام و سنت ہے و غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہم بھی انکا دکھاتے ہین کہ آپ
صاحبون کی ایمانی حالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنیوالے کو مقتدا
مثل ٹھہرائیے اور اسکے برا کہنے کو تبرا روافض سے تشبیہ دیجیے قوم جسکو کوئی عالم ربانی مستند
نہین کہتا اقول وہان ہندوستان کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا ذی علم حاذق
طبیبین کا اب بچا ہوئے ہین عرض کرون سرکار کا یہ کلام ظاہر یعنی بہت خون اور صفرا و سودا
تعصب و صفرا اعتساف ہے اگر پسند خاطر عاطر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ سارا
بلغم چھٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر مبنی للمفعول ہے یعنی کافر کہا جانا اور سب و شتم
مبنی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیا و اولیا کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات
کفریہ اور بطور ورثہ اسلیے کہ وہابیہ ابنائے اسمعیل ہون حقیقی نہین بلکہ نبوت مذہبیہ ہے جسکی
بنا پر انھین بابا النجدیہ و ابی الوہابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہوئے کہ بعض علما وہابیت شعار جنکو بطور
ورثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بدمذہب ٹھہرائے جانیکی دولت ہے
وہ بوجہ بے خواندگی اتباع اسمعیل و خلفائے اسمعیل مین مجبور و معذور ہین وہ ان کلمات کے سب
شتم کو چھوڑ کر حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین ہین مثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات و تسویلات سے اسمعیل و اسمعیلیہ کا ہر مقال کفر مآل بہی چلتی بنا
کرتے ہین کبھی نفی ماننے کے معنے معبود ٹھہرانا کبھی صرف نوع کذب مین امتناع بالذات جواز
کذب کو ہلکا بتانا کبھی مکالمہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی صریح کفریہ متقدمین کا اختلاف
بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین اور ان گناہی

بتانا وغیرہ وغیرہ جسکو ہند و عرب روم و شام و مصر و یمن و سائر بلاد دارالاسلام مین
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا بلکہ ہر عاقل دیندار اوسے ضلالت پرستی اور نفسانیت
تعصب کی سیاہ مستی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق واضح و منیر خدا کرے آپ
اسے قبول کرین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کرین اسد الہائے دہلی الآباد قولکم
تجکو جواب رسالہ فرمانیکی ضرورت نہین **اقول** قصور معاف سرکار نے وہ مثل سنی ہے کہوری
کیون لیتے ہو ۔ شیر سے لڑینگے الخ قولکم ہان اس اجمال کو دس بیس جز مین مفصل عرض
کرسکتا ہون **اقول** ہان سالے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحون مین
اتنے کفریات تازہ دیے ہین دس بیس جز مین کہانتک بہیجیگا دو صفحے پر ہم سے دو جز
لکھوائے ہین اس دس بیس جز پر کتنے مجلد لیجیے گا قولکم امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب
کی فکر نہ کرینگے **اقول** تقصیر معاف ع کبکر نخب لذیذ النکاح ؛ و تہرب من صولۃ
الناکح ؛ قولکم ہان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو مجکو انکار نہین **اقول** والا سرکار سے بڑی چوک ہوئی دعوے قطعیت بھول گئے متواترہ
کہیے اور مہربانی فرماکر ان سوالات شرعیہ کا جواب دیجیے (۱) کہنا ہے اللہ تعالی کا مرجانا
ممکن (۲) دو خدا ممکن بالذات ہین (۳) عالم کے بہت اجزاء غیر ارض و سما و قدیم
ازلی ہین (۴) خدا کی جورو تو نہین ہان کنیز ستر جنہین حرم کہتے ہین بہت سی ہین معاذ اللہ
وہ اونکے ساتھ شب باش ہوتا ہے مگر عزل کرتا ہے کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان نتخذ لہوا
لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہین (۵) خدا کی چہ مونہہ ہین چار
پورب پچہم اوتر دکہن اور ایک اوپر اور ایک نیچے اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے یہی معنی ہین ۔
(۶) خدا بڑا موٹا بیشمار لمبا اللہ اکبر کوئی لمبی سی لمبی چیز اوسکے ایک رونگٹے کی مثل نہین

لیس کمثلہ شیٔ ساری مخلوقات اوسکے پیٹ کے ایک کونے مین بھری ہین کان اللہ
بکل شیٔ محیطا کے یہی معنی ہین اور اسکے مثل صدہا کفریات ملعونہ کہنے والے فراعنہ
امت منہا ومن کل جہنم آل سبیلان سب ملاحدہ کو کافر جانتے ہین یا سچا مسلمان اگر کافر سمجھے
تو انکا کفر صرف آیات واحادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے عقیدہ کے طور پر انکا لزوم
والتزام بھی بتانے چاہیے فقط ثبات یہ سوالات علیحدہ ایک سوالات شیعہ متعلق دار
منبہ (۱) جو کوئی انبیا وملئکہ علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین تنقیص خبط ہو اسکے کفر پر نصوص
قاطعہ قرآن مجید واحادیث متواترہ ناطق اب اسمٰعیل کے بارے مین کیا حکم ہے اگر صریح
لفظ مین کچھ عذر گڑھیے تو اسکا رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم (۲) سابقًا معروض ہوا کہ اسمٰعیل نے وہ آخر زمانے کی حدیث
زمانہ موجودہ پر اس غرض سے جمائی کہ سب مسلمانونکو کافر کہے اور مسلمانونکو کافر کہنے والیکا کفر احادیث صحیحہ
ثابت تو اسکا انکار نہو گا (۳) سل السیوف کے صفحہ ۱۹ پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر
حکم کفر ثابت کیا جس سارے کلام کو سرکار بالکل ہضم فرما گئے اوسکا ذکر تک زبان پر نہ لائے
اب اون کے بارے مین کیا ارشاد ہو گا (۴) اوپر گزرا کہ اسمٰعیل نے مسلمین
متسلمین کو کافر مشرک بتایا جسپر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے
جو اپنے خاتمے مین صدہا مسلمانون کی تکفیر کی جنکے کفر پر نہ آیت نازل نہ احادیث صحیحہ وارد
جسکا بیان اوپر گزارش ہوا یہی اونہین احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا انکا انکار نہ فرمائیے گا
(۶) کلام چنانچہ جو لوگ مشایخ ہین الخ اقوال آپنے اپنے اس خانچے سے بتایا کہ یہ تمام اقوال ضال
جو آپنے یہان گنائے کفر قطعی یقینی ہین انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید واحادیث صحیحہ قطعیہ
سے ثابت ان سبمین کفر کا التزام اوس معنی پر جو لکھے تم پائے ہین بتائیں ان کا بالجملہ

پیش نظر رکھیے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت ہونا بعض آیات و احادیث قاطعہ ثابت کرتے جایئے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار دین سے مسلمانوں کو کافر کہنے والے نکلتے ہین **قولکم** صرف اعتباری فرق بتاتے ہین **اقول اولا** آپکے طور پر کہون فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پہ مبنی ہے اسیلئے اسمین الجھنا جاہی نہین **ثانیا** کتب تصوف کا نام لیکر بکفیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہین لکھکر مسئلہ وحدت وجود ماننے والونکو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپکے ایمان و امانت کی فنائی ہے واقعی وہ دعوے تو اسیلیے تھے کہ اسمعیل کے سر سے بزور زبان بلا ٹلے مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگویون کے تصوف و کمال کا وہندا چلے ورنہ صوفیہ کرام پر اعتقاد تو اتنا ہے جو یہان ظاہر ہوا۔ سرکار آپ کیا جانین حقیقت و تعین مین فرق کیا ہے اور مطلق و متعین مین کیسا اور یہان اطلاق و تعین سے مراد کیا بدیہیات واضحہ پیش پا افتادہ مین کہ عقول دانیہ کی الف با ہین سمجھکو قدم قدم پر سکندری ہے ورنہ متشابہات عالیہ مین کہ طور عقل سے ورا الورا ہین یہ ادعائے اطلاع سکندری ہے چادر زیادہ پاؤن پھیلائیے چھوٹا موکھ بڑی بات نہ گائیے ایاز قدر خود بشناس ؎ تو کار زمین را نکو ساختی * کہ با آسمان نیز پرداختی * ؎ ماذا اخا فنک یا معزور فی الخطر * حتی ہلکت فلیت النمل لم تطر *

قولکم اور حضرت غوث پاک کو بوقت مصیبت کے یا حضرت علی کو پکارتے ہین **اقول اولا** مستقل قادر اور متصرف بالذات بیعطائے الہی جانکر یا جارحۂ قدرت الہیہ و فیضان فیض ربانی و واسطہ و وسیلہ سمجھکر اول ہی کفر ہے مگر مسلمانون پر اسکا اتہام تھا اور آپکے اسمعیل کا افترائے قبیح و ظلم تام ان بندگان خدا پر کہ اسکی تصریح کی یہان ذات الزام مدکنار لزوم بھی نہین مگر بزور زبان مسلمانون کا کافر بنانا اور بحکم احادیث صحیحہ

آپ تمغائے کفر پایا ضرور ثانیاً ناظم بزین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت
پکارنا تو قطعی کفر اور اوضعین غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار۔ ذرا غوث کے معنے
تو فرمائین یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرمائیے یہی نہ کہ مصیبت زدہ اپنی
مصیبتوں مین اون سے فریاد کرین اور وہ اونکی فریاد کو پہنچین دیکھو حجت الٰہیہ یون قائم ہوتی ہی
حضور غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے مین آپنے اونکے غلامون
کو کافر بنایا تھا اوسی فقرے مین اوسی زبان مین بعینہٖ اوسی وجہ سے وہی ساختہ افترائی کفر
آپ پر خود کردہ اقراری ہوکر پلٹا و للّٰہ الحجۃ السامیہ اتنا افسوس رہگیا کہ جسطرح آپنے
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث پاک لکھدیا یون ہی جی کڑا کرکے
حضور سیدنا امیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو مشکلکشا لکھجاتے تو
آپکے لئے کفر کی اور بھی دستگیری ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپکے پیشوا اسمٰعیل
کے اکابر و پیشوا لکھ گئے ہین مگر ہان وہان تو ایک کفر کے چھینٹے مین اگلے پچھلے چھوٹے بڑے
سب بہہ گئے ہین ذرا رسالہ الکمال لطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ وانہا الاوراق من صلاۃ
۱۳۰۱ھ
وغیرہا تصانیف حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی ملاحظہ ہون قولکم نقل صیانی اقول
نقل سے بہت گھبرائے سرکار جہل ہی بدعت مہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہین ہوسکتا
قولکم مساجد چھوڑ کر قبور آباد اقول کیا خوب سرکار اپنے اطلاقون کو دیکھئے جاتین کہ
وہابیت کی حد سے بھی اونچے جاتے ہین یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپکے نزدیک ہر گناہ کفر قطعی
ہی قولکم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین اقول کیا آپکے ہمعیں کسطرح کہ خدا کا
علم قدیم نہین وہ بالفعل جاہل ہے اوسکا علم اختیاری ہی اوسکا کذب جائز ہے رسولون کو
ماننا محض خبط ہی وغیرہ وغیرہ قولکم مرید ہونا فرض اقول اولا فرض بمعنی اہم و موکد

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہان فرض یعنی مصطلح شرعی بولے تو بیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل مین لکھ چکے اگر یہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور فاسئلوا اھل الذکر سے استدلال کرکے کوئی شخص دعوی فرضیت کرے تو آپ کس آیت کس آیات قاطعہ سے یقیناً القطع آما اوسکا کفر ثابت کرسکتے ہین سرکار زبانی کہدینا سہل ہے ثبوت دیتے دام کھلتے ہین قولکم ایکبار فاتحہ درود کردینا اقول بہت خاصے یہ بھی کفر ہے جی ہان کیون نہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل سالہ نذور مین بدعت حسنہ لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان مین کہہ چکا کہ بدعت اصل یا عین خلل انداز ہی تو آپ ہی کفر ہوئی قولکم احکام شرع کی تحقیر کرنا اقول کیا اسمعیل سے بڑھکر کہ وہان احکام درکنار اصل اصول الایمان کا سخت تحقیر ہی اسکا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ملئکہ وانبیا کو مانو تو مسلمان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خبط ہی قولکم علما کو حقیر جاننا اقول کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بدتر ہان ہین سمجھا ہمین آپکا کیا بگڑتا تھا اور علما تو آپکے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ اور آپ خود بھی و اغل تو یہ تحقیر ڈھنک بہ جگتی تھی یون بری لگی قولکم ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اقول ولا اسمعیل نے کلام الٰہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام مین جھوٹ جائز خدا بندون سے چھپاکر اپنا کلام جھوٹا کردے تو حرج نہین خدا کا کلام فنا ہوسکتا ہی (دیکھو اوسکا رسالہ یکروزی اور حضرت عالم اہلسنت کا سبحٰن السبوح تنزیہ سوم) ثالثاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھینگے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اسکی عزت و وقعت ہی کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض کرے اوسے سنینگے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کیا

نام لیا اور بدن مین آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف وخرد سے بیگانہ ہو
بیٹھے **قولہ** ایسے لوگون کو بھی فہمائش کیجیے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مبطلین کو
کیا کچھ فہمائشین کی ہین کیسے کیسے فتاوے اون کے رد مین تحریر فرماتے ہین سرکار
علماے سنت آپکے سکھانے کے نہین ہان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کا فرینانا
انھین نہین آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علماے سنت بحمدہ تعالی ہر افراط وتفریط سے
پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہین و للہ الحمد الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ
روز جہان افروز دوشنبہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دوازدہم کو
ختم ہوا اللہ مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی برکات ولادت سراپا سعادت
سے دارین مین کامل مستفیض فرماے اور اس عجالے کو باعث ہدایت مخالفین و
استقامت اہل حق بناے آمین آمین آمین وصلے اللہ تعالے علی سید
المرسلین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ واولیاءہ اجمعین
والحمد للہ رب العلمین

تمت

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱ و ۳۲ قرآن عظیم مین معاذ اللہ شرک بتانا۔
۴۳	کفریہ ۳۳ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو معاذ اللہ مشرک ٹھہرانا۔
"	کفریہ ۳۴ تا ۳۸ اللہ تعالی و ملئکہ و انبیا سب کو معاذ اللہ مشرک بتانا۔
۴۴	کفریہ ۳۹ و ۴۰ معاذ اللہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہی حکم لگانا
۴۵	کفریہ ۴۱ تا ۴۶ امام وہابیہ کے طور پر شاہ عبد العزیز صاحب کے چھ بھاری شرک۔
۴۶	کفریہ ۴۷ تا ۴۹ شاہ صاحب تین سخت تر شرک
۴۷	کفریہ ۵۰ تا ۵۲ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے استاذون پیرون کے تین ڈبل شرک نادعلی کا وظیفہ یا علی یا علی کا ورد
"	کفریہ ۵۳ تا ۵۵ حضرت شیخ مجدد صاحب کے معاذ اللہ تین سخت تر شرک شغل برزخ مستلزم
۴۸	کفریہ ۵۶ امام وہابیہ تمام غیر مقلدین کے طور پر حضرت شیخ مجدد کا شرک شدید اعظم احادیث کے مقابل تقلید شدید کی تاکید ہم
۵۲	کفریہ ۵۷ تا ۶۱ امام وہابیہ کے خود اپنے پانچ بھاری شرک۔
"	کفریہ ۶۲ تا ۶۸ امام وہابیہ کے خود اپنے اور ڈبل شرک
۵۵	کفریہ ۶۹ وہابیہ کا اپنے امام کے کلمات کفریہ کو اچھا جاننا۔
۵۶	کفریہ ۷۰ مقلدین کو مشرک بتا کر بحکم احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ وہابیہ کا مرتکب کفر ہونا۔
۵۹	سب وہابیہ کا کفریہ عقیدہ
۶۰	ان کے پیشوائے اول نجدی کا حال
حاشیہ صفحہ ۱۲	باینہمہ ہم انھین کافر نہین کہتے گمراہ بددین جانتے ہین۔
۶۳	اس تحریر سے مقصود دو امر محمود۔
۶۴	ان کتابون کا شمار جنسے ان کلمات کا کفریہ ہونا ثابت فرمایا۔
۶۵	صمصام سنیت بگلوئے نجدیت
۶۷	معترض نے اپنے خط مین کیا کیا گل دکھائے کیسے کیسے ضلال بڑھائے۔
۶۸	نقل خط مردود

صفحہ	مضمون
۶۲	جواب این تحریر عجاب
″	گزارش اول ساری تحریر معترض کا منشا سرے سے پادر ہوا نہ سوال سمجھے نہ جواب بالکل بے مارے کی نوبہ ہے۔
۷۴	گزارش دوم لزوم کفر پہ تکفیر فرمانا ائمہ اہلسنت کا مسلک ہے معترض نے ان سب کو مخالف اسلام ٹھہرایا۔
۷۷	گزارش سوم معترض کی ندا یارسول اللہ کی تفصیل
″	معترض نے اللہ عزوجل کا ثبوت جہل مان لیا
۷۸	خود معترض کے اقرار سے ثابت کہ امام وہابیہ پر حکم کفر میں چنداں مضایقہ نہیں
۷۹	معترض کا اقرار کہ خدا کا جھوٹ جائز ہے میں حرج نہیں۔
۸۰	معترض کا اقرار کہ امام وہابیہ پر کفر لازم ہے
″	معترض نے مسائل تنزیہ الٰہی کی جڑ کاٹ دی
۸۱	معترض کا صریح مکابرہ
۸۲	معترض امام الوہابیہ کو صوفی بناتا اور صوفیہ کو ملحد بتاتا ہے۔
۸۳	معترض کا مکابرہ اور دوبارہ امام الوہابیہ پر لزوم کفر کا اقرار

صفحہ	مضمون
۸۵	معترض کی اوٹ پٹانگ اور کتب تصوف پر افترا صریح
۸۶	معترض کا اقرار کہ باتوں باتوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینا کفر نہیں۔
۸۸	معترض کا صاف گولی کھا جانا۔
″	معترض کی صریح بددیانتی اور خبث درون
۸۹	اگر کوئی کہے کہ حشر نشر سب ہو چکا اب کچھ نہ ہوگا تو معترض کے نزدیک اس پر کچھ الزام نہیں
۹۰	گزارش چہارم معترض کے دیگر خیالات و ہذیانات
۹۱	معترض نے اپنا ایمان و کفر کو [illegible]
۹۳	معترض نے تعریف گستاخی اتنی بھی نہ سمجھی
۹۴	لزوم والتزام کے معنی کی تحقیق اور معترض کی نافہمی
۹۶	معترض کا اپنے اقرار سے کفر قبول کر لینا
۹۸	معترض نے کفر پر راضی ہونے کو خود کفر ہونے کا ارتکاب کیا اور کافر کو مطلقاً حرام ٹھہرایا
۹۹	باقی خرافات معترض کا رد۔
۱۰۲	سلام معترض کی لطیف شرح۔
۱۰۳	معترض سے دربارہ کفر و ایمان سوالات اور جواب طلب
۱۰۴	معترض کے اقرار سے [illegible] خود معترض پر کفر ثابت
۱۰۶	معترض کا انجام کہ خود اپنے ساختہ کفر میں پڑتا۔
۱۰۸ تا ″	باقی خرافات معترض کا رد

[illegible]